قرآن وحدیث اوراقوال وافعالِ صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور علماء کی روشنی میں
ضربِ رضویت
بر فتنہ
صلح کلیت
مؤلف:
ابو حامد محمد شریف الحق رضوی ارشدی مدنی
خادم التدریس: دار العلوم نوریہ رضویہ رسول گنج عرف کوئلی
ناشر: تنظیم رضائے مصطفیٰ نائیگاؤں، ضلع ناندیڑ مہاراشٹر (الہند) 8390418344
Design by:
Mob: 9060158121
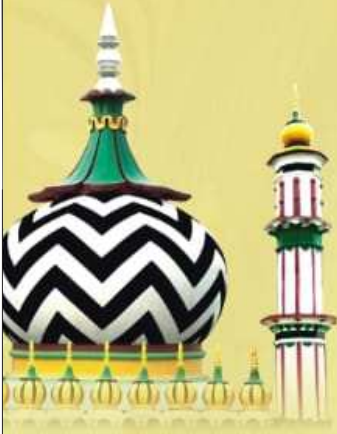
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن واحادیث اور اقوال وافعال صحابہ

، تابعین، تبع تابعین اور علماء کی روشنی میں

ضرب رضویت بر فتنۂ صلح کلیت

مؤلف

ابو حامد محمد شریف الحق رضوی ارشدی مدنی

کٹیہاری

ناشر

تنظیم رضائے مصطفےٰ نائیگاؤں ضلع ناندیڑ مہاراشٹر الھند

8390418344

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب:۔........**ضرب رضویت بر فتنۂ صلح کلیت**

نام مؤلف:۔........**ابو حامد محمد شریف الحق رضوی ارشدی مدنی کٹیہاری**

نام کمپوزنگ:۔........احقر جلال الدین احمد امجدی رضوی ارشدی نائیگاؤں (**امجدی کمپیوٹر**)

نام ناشر:۔........تنظیم رضائے مصطفے نائیگاؤں ضلع ناندیڑ مہاراشٹرا الھند

نام پروف ریڈنگ:........حضرت مولانا محمد سراج الدین نوری نعیمی امجدی خطیب وامام جامع مسجد سید واڑی چن پٹن رام نگر کرناٹک

سال اشاعت:۔..........سن ۱۴۴۲ ھجری مطابق سن ۲۰۲۰ عیسوی

قیمت:۔........30

اپنی کتابیں یا دیگر تحریری کام کمپوزنگ کرانے کے لئے تنظیم رضائے مصطفے نائیگاؤں ضلع ناندیڑ مہاراشٹرا الھند (امجدی کمپیوٹر) سے رابطہ کریں اور خدمت کا موقعہ عنایت کریں۔(8390418344)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆

فہرست کتاب

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شرف انتساب

میں اپنی اس حقیر کاوش کو چودھویں صدی کے **مجدد اعظم حضور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی، حضور حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خاں بریلوی، حضور مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خاں بریلوی، اور حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں ازہری بریلوی وحضور تحسین ملت علامہ تحسین رضا خاں بریلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)** کی طرف منسوب کرتا ہوں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ابو حامد محمد شریف الحق رضوی ارشدی مدنی کٹیہاری

امام وخطیب نوری رضوی جامع مسجد وخادم دار العلوم نوریہ رضویہ

رسول گنج عرف کوئلی ضلع سیتامڑھی بہار الھند

مورخہ ۲۷/ ربیع الاول ۱۴۴۲ / ھ

☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆

☆☆☆

رشحاتِ قلم:

شمسُ الطریقہ بدرُ الشریعہ غیظُ الوہابیہ خلیفۂ مجاز فیض یافتگان خلفاء اعلیٰ حضرت

ارشدُ المشائخ، بے تاج بادشاہ، اسیر تحفّظ ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ارشد ملّت حضرت پیر ابُو البرکات محمّد ارشد سُبحانی مدظلہ النّورانی

(پاکستان) (بانی وسرپرست اعلیٰ ماہنامہ ارشدیہ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

سچ بات ہے یہ یارو ہم یار اُسی کے ہیں　　یارانِ محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو یار نظر آئے

الحمدللہ فقیر نے کتاب ضربِ رضویّت برفتنۂ صلح کلیّت کا چند مقامات سے مطالعہ کیا ہے بہت ہی لاجواب ومُفید ترین پایا ہے۔ یہ کتاب مستطاب ہر سُنّی مسلمان کے گھر میں بلکہ ہر مسجد شریف، ہر ادارے، ہر لائبریری میں ضرور ہونی چاہیئے، ہر سُنّی کو اس کا مطالعہ کرنا چاہئے جو غیر پڑھے لکھے لوگ ہیں ان کو بھی پڑھکر ضرور سنادینی چاہیئے تاکہ ہر ایک مسلمان تک پیغام حق پہنچے۔

الحمدللہ علیٰ احسانہ فقیر نے جب سے ہوش سنبھالا ہے ہر قسم کے بدمذہبوں وبدعقیدہ گستاخوں اور بے دینوں کے خلاف ببانگ دہل برسرِپیکار رہا ہے اور زندگی بھر سے ہر قسمی بدعقیدہ وبدمذہبوں کی سرکوبی اور تردید شدید ورد بلیغ اور بالخصوص صلح کلیّت جیسی منافقانہ مہلک بیماری میں مبتلا مریضوں (صلح کلیوں) کی (قرآن پاک واحادیث شریف وتعلیمات اہلبیت عظام وصحابہ کرام وبزرگان دین رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین کی روشنی میں) اصلاح اور علاج کا فریضہ سرانجام دینے میں مصروف ہے۔ جس عنوان (ردّ فتنۂ صلح کلیّت) پر فقیر کے خلیفۂ خاص عزیز گرامی صاحب فتاوٰی شریف ملّت، مجاہد مسلک اعلیٰ حضرت مُفتی اَہلسنّت حضرت

علامہ مفتی الشاہ محمد شریف الحق رضوی ارشدی زید شرفہ نے قلم اُٹھایا ہے فی زمانہ اس موضوع پر لکھنے اور شائع کرنے کی اشد ترین ضرورت ہے، فقیر کی قلبی خواہش تھی کہ ردّ فتنۂ صلح کلیّت کے لیئے زیادہ سے زیادہ اشاعتی تقریری وتحریری بالخصوص عملی کام کیا جائے کیونکہ صلح کلیت ہر بدعقیدگی وبے دینی بلکہ کفر ومنافقت کی بھی خاص بنیادی جڑ ہے۔

بحمد للہ تعالی محبّ خاص شریف ملّت حضرت علامہ الشاہ مفتی محمد شریف الحق رضوی ارشدی مدظلہ العالی نے بن کہے ایک جامع ومدلّل کتاب ''ضربِ رضویّت برفتنۂ صلح کلیّت'' قلمبند فرما کر فقیر کا دل مسرور کردیا ہے۔ اور حضرت شریف ملّت دام ظلہ کا عوام (مسلمانانِ اہلسنّت) پر یہ بہت بڑا احسان بھی ہے۔ اللہ تعالی جل جلالہ حضرت شریف ملّت حفظہ اللہ تعالی کی اس کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے، اور ہم سبھی حضرات کو ہمیشہ مذہب حق اہلسنّت مسلک اعلی حضرت پر استقامت اور خاتمہ بر ایمان، بے حساب حتمی مغفرت، اور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وبارک وسلم کا جنّتُ الفردوس میں قُربِ خاص نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین۔

فقط والسّلام خیر ختام

مدینے پاک کا بھکاری احقر الناس اسفل العباد

خلیفۂ مجاز فیض یافتگان خلفاء اعلی حضرت فقیر

عبدُ المصطفی ابُوالبرکات محمّد ارشد سُبحانی غفرلہ النّو رانی

خادم تلوکرانوالہ شریف (فاضل) ضلع بھکر خاک نشین

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف ضلع میانوالی پنجاب پاکستان
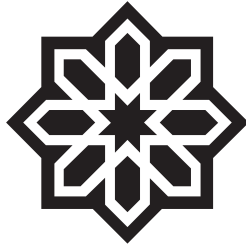
ھدیۂ سلام وتحیت

از قلم:

ادیبِ شہیر خطیب بے نظیر بے مثال مدرس خلیفۂ حضور تاج الشریعہ
حضرت علامہ ومولانا ڈاکٹر غلام مصطفیٰ نجم القادری صاحب قبلہ
زید مجدہ، ایم، اے، پی، ایچ، ڈی، میسور یونیورسٹی میسور

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

ھدیۂ سلام وتحیت

نازش رضویت

عوافی طرفین مطلوب!

یہ دیکھ کر بڑی مسرت ہورہی ہے کہ آپ صبح ومساء فکر رضا کی صیانت واشاعت میں بڑی للّٰہیت سے مصروف ومنہمک ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی تگ ودو کو قبول فرمائے، موانعات سے محفوظ رکھے اور امکانات کی راہیں کشادہ فرمائے آمین یہ عصر حاضر کا بہت بڑا المیہ ہے کہ کیا جاہل کیا عالم کیا رضوی کیا غیر رضوی جدھر دیکھئے آزاد خیالی، آزادروی، آزاد فکری کا دور دورہ نظر آتا ہے اور ستم بالائے ستم کہ آزاد خیالی کی اس ہوڑ میں بے خیالی ہی میں سہی صلح کلیت کی خس پوش جھونپڑی میں پناہ لیکر سکون محسوس کرتے ہیں الا ماشاء اللہ ہم تو آئے دن دیکھ رہے ہیں کہ آدمی کہتا کچھ ہے اور کرتا کچھ ہے زبان اور دل میں اتنا بُعد شاید ہی چشم فلک نے کبھی دیکھا ہوگا۔

جبکہ قرآن وحدیث کا مطلوب، اور کتاب وسنت کا عطر مجموعہ مسلک اعلیٰ حضرت کا مقصود یہ ہے کہ بے دینوں، بدمذہبوں، بدعقیدوں سے دورونفور رہا جائے کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کی قربت تمہارے ایمان اور عقیدے کیلئے زحمت بن جائے یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ کیسے کیسے سنی نوجوان اور سنی احباب بدعقیدوں کی صحبت میں رہکر انہیں کی بولی بولنے لگے بدعقیدوں کی سنگت وصحبت کا سب سے مضر اثر یہ ہوتا ہے کہ پہلے آدمی سے حق گوئی رخصت ہوتی ہے اور جب حق گوئی چلی جاتی ہے تو اب وہ اسی کا دم بھرنے لگتا ہے بدعقیدوں سے میل ملاپ اور انکی

ہمنشینی ان کے ساتھ نشست و برخاست یہ صلح کلیت کا چور دروازہ ہے تجربہ و مشاہدہ کی آنکھیں گواہی دے رہی ہیں کہ اب کوئی ڈائرکٹ کافر و مرتد نہیں بنتا بلکہ پہلے وہ صلح کلی بنتا ہے، پھر بد دین اور بد مذہب بنتا ہے، اور پھر آگے بڑھتا ہے تو کافر و مرتد بنتا ہے یہ وہ نقطۂ نظر ہے جہاں شدت سے امام احمد رضا کی یاد آتی ہے اس لیے کہ بے راہ روی کے زور آور طوفان کے سامنے بند باندھنے کے لیے آپ ہیں کہ اپنا اثاثۂ حیات اور عرق زندگی نچوڑ کر رکھ دیا تھا فتاویٰ سے لیکر نعتیہ شاعری تک امام احمد رضا کی کاوشیں نجم و قمر کی طرح جگمگا رہی ہیں جب آپ نے یہ کہا ہے کہ:

دشمن احمد پہ شدت کیجئے ملحدوں کی کیا مروت کیجئے

تو اس کے پیچھے کئی ایک شواہد و حقائق تھے سماج کے بطن سے جنم لینے والے رموز و اسرار تھے یہ ان کا احسان ہے کہ بڑھ کر مورچہ سنبھال لیا، انجام کیا رہا میرا اپنا ایک شعر ہے:

سب کا دین اور ایمان خطرے میں تھا ایک احمد رضا سب کے کام آ گیا

اور گردش ایام نے جب نئی کروٹ لی اور صلح کلیت کچھ لوگوں کی پشت پناہی سے انگڑائی لینے لگی تو جانشین حضور مفتی اعظم ہند حضور تاج الشریعہ نے برملا اعلان فرمایا:

صلح کلی نبی کا نہیں سنیو! سنی مسلم ہے سچا نبی کے لیے

یہ کسی ایسے ویسے کا شعر نہیں ہے قبول فی الارض کی دولت سے مالا مال حضور تاج الشریعہ کا شعر ہے، عرفاء کی زبان میں نائب غوث اعظم کا شعر ہے، جسکی نماز جنازہ نے اہل دول کو حیران کر دیا اس کا شعر ہے، آج جس جلسے میں ان کا نعرہ لگ جائے تو جلسہ اپنی بلندی پہ پہنچ جائے اس کا شعر ہے۔ درج بالا شعر کو بار بار پڑھئے اور سوچئے کہ جب صلح کلی نبی ہی کا نہیں ہے تو صحابہ و تابعین، ائمۂ مجتہدین، بزرگان دین، علمائے کاملین، عامۂ مسلمین کا کیسے ہوسکتا ہے لب لباب یہ ہے کہ جب صلح کلی نبی کا ہی نہیں ہے تو وہ خدا کا بھی نہیں ہے اس لیے کہ جو مصطفیٰ کا ہے وہی خدا کا ہے۔

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

یہی وجہ ہے کہ امام احمد رضا نے اپنا مطمح نظر، مطمح حیات، مطمح اصول و فروع صرف اور صرف حضور جان نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قرار دیا پوری دنیا کو پوری زندگی وہ اس کی دعوت دیتے رہے اپنی کارگہہ حیات کا خلاصہ ایک شعر میں اس طرح بیان فرمایا:

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

یعنی: دنیا سے مسلمان بنکر جانے کیلئے یہ ضروری ہے کہ آدمی صرف اور صرف حضور سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہوکر رہے انہیں کو دیکھے، انہیں کی سنے، انہیں کے ڈگر پر چلے، ان کے دشمن کو اپنا دشمن اور ان کے دوست کو اپنا دوست یقین کرے یہی وہ لوگ ہوتے ہیں کہ جب یہ دنیا سے جاتے ہیں تو ان کے لبوں پر ایمان کی مسکراہٹ ہوتی ہے یہ وہ نسخہ ہے جو ہمیں اعلیٰ حضرت نے دنیا سے مسلمان بن کر جانے یعنی خاتمہ بالخیر پانے کیلئے دیا یہی نکتہ آخری نکتہ ہے ضرورت ہے کہ ہم اپنی زندگی میں اس لکھے کو نافذ کریں خود عمل کریں دوسروں کو ترغیب دیں یاد رکھیں نیکیوں کا وہی ذخیرہ کل بروز حشر آپ کے کام آئے گا جس پر محبت مصطفےٰ کی مہر لگی ہوگی ورنہ۔

۞ نہ ہو گر داغ عشق مصطفےٰ کی چاندنی دل میں غلام باوفا محشر میں پہچانا نہ جائے گا ۞

ہمیں خوشی ہے کہ آپ گم گشتگان راہ حق کو صراط مستقیم کی سچی روشنی دکھا رہے ہیں، خدا کرے کہ آپ کی محنت رنگ لائے اور کل کی طرح آج پھر لوگوں کی زبان اور دل میں رفاقت ہو جائے یہ منافقت ہے کہ دل میں کچھ اور زبان پر کچھ اور آپ مسلک اعلیٰ حضرت کا نعرہ لگاتے ہیں میں مبارک باد دیتا ہوں کہ شوق سے لگائیں مگر اپنی زندگی کے نشیب و فراز میں جھانک کر دیکھیں کہ کہیں آپ کے قول آپ کے عمل کی چغلی تو نہیں کھا رہا ہے۔

۞ دو رنگی چھوڑ دے ایک رنگ ہو جا سراسر موم ہو جا یا سنگ ہو جا ۞

رد صلح کلیت پر میرے بھی کئی مضامین ہیں جو مختلف رسالوں میں کتابچوں کی شکل میں ہندو پاک سے چھپ چکے ہیں مجھے بے انتہا خوشی ہوتی ہے جب میرے سفر کا کوئی ہمسفر مل جاتا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے قلم میں توانائی، فکر میں بلندی، اظہار میں شگفتی، و پیشکش میں سنجیدگی عطا فرمائے اور آپ کی ہمت کو ہمالہ کی صلابت عطا فرمائے نیز نگارشات کو پذیرائی کی سعادت سے مشرف فرمائے آمین انہیں چند جملوں کے ساتھ اجازت۔

آپ کا مخلص ڈاکٹر غلام مصطفےٰ نجم القادری
وارد حال وطن مالوف ردولی شریف ضلع سیتامڑھی
فون نمبر 9199464147 / ربیع الاول ۱۴۴۲ / ھجری ۲۸ / اکتوبر ۲۰۲۰ / عیسوی

تقریظ جلیل

از قلم:

عالمِ ذیشان فاضل نوجوان خلیفۂ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا
مفتی محمد غفران رضا قادری خطیب مسجد رضا ماریشش، (افریقہ)

☆☆☆

الحمدللہ رب العلمین و الصلوۃ و السلام علی سید الانبیاء و المرسلین و اٰلہ و اصحابہ اجمعین امابعدفقد قال اللہ تبارك وتعالی فی القرآن الکریم ”وعتصموا بحبل اللہ جمیعا و لاتفرقوا۔“

(پارہ ۴ / رکوع ۲ / آیت ۱۰۳ /)

ترجمہ کنزالایمان: ”اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو سب مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا (فرقوں میں بٹ نہ جانا)۔“

یہ حقیقت ہے کہ ابتدائے آفرینش ہی سے حق و باطل باہم دست وگریباں ہیں یہ دو ایسی متضاد حقیقتیں ہیں جن کا اتحاد روز ازل سے آج تک نہ کبھی ہوا ہے اور نہ ہی مستقبل میں ہوسکتا ہے۔ٹھیک اسی طرح جس طرح نور وظلمت ،نشیب وفراز، دھوپ اور چھاؤں، سیاہی وسفیدی، جھوٹ اور سچ کبھی باہم متحد نہیں ہو سکتے لیکن اس واضح اور روشن حقیقت کے باوجود کچھ صلح پسند اور موقع پرست حضرات اس حقیقت پر پردہ ڈالنے کی کوشش میں سرگرم عمل ہیں۔ اور نور کو ظلمت، دھوپ کو چھاؤں، اورنشیب کو فراز، سیاہی کو سفیدی، اور جھوٹ کو سچ میں ضم کرنے کی ناپاک کوشش سے باہم اتحاد کا عمل میں آنا تو درکنار البتہ ایک نیا طبقہ جسے صلح کلی کہا جاتا ہے ضرور وجود میں آگیا ہے یہ صلح کلیت دراصل منافقت کا دوسرا نام ہے جو امت مسلمہ کیلئے انتہائی خطرناک ہے جس کے اثرات بہت مضر ہیں۔

یوں تو زمانۂ قدیم سے اس طرح کے فتنوں کا رد علمائے حق کرتے رہے ہیں اور امت کو ہمیشہ خبردار کرتے رہے ہیں مگر اس دور میں اس فتنہ کی جڑیں بہت پھیل گئی ہیں اور اس کے نقصانات بھی ہم سب پر واضح ہیں اللہ پاک نے اس عظیم و بھیانک فتنہ سے امت مسلمہ کی حفاظت کے لیے ”ہمارے آقا ومولیٰ شیخ الاسلام والمسلمین شیخ العرب والعجم حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ“

کو بروقت کھڑا کیا حضرت نے بھر پور قوت وتوانائی کے ساتھ اپنی تقریروں وتحریروں کے ذریعہ اہل سنت وجماعت کے عقائد ونظریات پر پہرادیا اوراس سیلاب سے بچانے کے لیے اہل سنت وجماعت کی سرحدوں پر ایسی دلائل کی فصیلیں قائم فرمادیں کہ رہتی دنیا تک ان شاءاللہ العظیم قائم رہیں گی۔

اس ضمن میں زیر نظر کتاب ضربِ رضویت برفتنۂ صلح کلیت ہماری رہنمائی کے لیے ایک عظیم ہتھیار ثابت ہوگی یہ اس عنوان سے میری نظر میں پہلی کتاب ہے الحمدللہ فقیر نے چند جگہوں سے پڑھا بہت خوب پایا یہ عظیم کاوش ہماری جماعت کے ایک عظیم عالمِ دین فاضل جلیل محقق اہل سنت ناشر تعلیمات اعلیٰ حضرت محافظ اہل سنت عظیم فقیہ حضرت علامہ مولانا ابوحامد محمد شریف الحق رضوی اطال اللہ عمرہ وزید شرفہ وعملہ وعلمہ کی تحریر ہے۔

موصوف کے قلم کا یہ عظیم شاہکار ہے موصوف الحمدللہ ہماری جماعت کے متبحر عالم دین ہیں فقیر کو سوشل میڈیا کے ذریعہ سے حضرت کے بہت سے فتاوے اور مضامین پڑھنے کا شرف حاصل ہوا اس سے پیشتر ایک کتاب ضربِ رضویت برفتنۂ دیوبندیت بھی شائع ہوئی ماشاءاللہ جس کو خواص نے بہت پسند کیا جس کی بہت پذیرائی ہوئی ان شاءاللہ العظیم زیر نظر کتاب ضربِ رضویت برفتنۂ صلح کلیت اس سے کہیں زیادہ مقبول ہوگی۔ موصوف کا یہ عمل نہ صرف قابلِ ستائش ہے بلکہ قابل تقلید بھی ہے ہمارے علماء کرام کو اس طرح کے کارہائے نمایاں انجام دینا چاہئیں تا کہ امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کے دس نکاتی پروگرام اوراس کے ذریعے مسلک کی ترویج واشاعت ہوتی رہے۔

مولیٰ کریم اس کاوش کو قبول فرمائے اوراس کتاب کو خوب نفع بخش بنائے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

خلیفۂ حضور تاج الشریعہ فقیر قادری محمد غفران رضا قادری غفرلہ القوی
خطیب مسجد رضا ماریشش، (افریقہ) بانی وناظم اعلیٰ دارالعلوم
رضائے خوشتر ورضائے فاطمہ، سوار، رامپور، یوپی، انڈیا
۲/ربیع الثانی، ۱۴۴۲/ھ مطابق ۱۸/نومبر ۲۰۲۰/عیسوی

تقریظ جلیل

ازقلم:
نازش علم وفن وشعروسخن خلیفۂ حضورارشدملت حضرت علامہ
مولاناغلام غوث اجملی ارشدی پورنوی بہارالھند

☆☆

الحمد لله الذی علم البیان و انطق اللسان و الصلوۃ و السلام علی سید الانام وعلی آلہ وأصحابه الکرام امابعد:قال الله الرحمن فی کتاب القرآن "الذی علم بالقلم" جس نے قلم سے لکھنا سکھایا (کنزالایمان) اس سے کتابت کی فضیلت ثابت ہوئی اور درحقیقت کتابت میں بڑے منافع ہیں، کتابت سے ہی علوم ضبط میں آتے ہیں، گزرے ہوئے لوگوں کی خبریں اوران کے احوال اوران کے کلام محفوظ رہتے ہیں، کتابت نہ ہوتی تو دین ودنیاکے کام قائم نہ رہ سکتے۔(تفسیر زیرآیت مذکور)

اسی آیت کے پیش نظر محافظ اہلِ سنت عاشق اعلیٰ حضرت حضرت علامہ مولانا شریف الحق رضوی ارشدی مدنی صاحب نے ”ضرب رضویت برفتنۂ صلح کلیت“ نامی کتاب ترتیب دی یقیناً قابل مبارک باد ہے موصوف کی ذات دورحاضرہ میں، صلح کلیت کی نسل عروج پر ہے اس وقت ان کی نسلوں کومٹانے کے لئے ایسی کتاب ورسالے کی حاجت تھی جس میں آیات قرآنی۔احادیث نبوی اوراقوال صحابہ وائمۂ مجتہدین مزین ہوصدائے حق پرلبیک کہتے ہوئے خدا داد صلاحیت سے موصوف نے یہ کتاب ترتیب دی یقیناً یہ کتاب ہرخاص وعام کے لئے رہنمائی کی باعث بنے گی جب جب موصوف کی نایاب تحریریں فنی کاوشیں مطالعہ کی میز سے گزررہی تھیں جسے پڑھ کرقلبی تسکین وراحت میسر ہورہی تھی کیوں نہ ہو”**لا یو من احدکم حتی اکون احب الیه من والده وولده والناس اجمعین**“ جب ہماراایمان وعقیدہ مذکورہ حدیث پرہے۔

آقائے دوجہاں علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشادفرمایامیری امت میں تہتر ۷۳ فرقے ہونگے ایک نوری بہتر ۷۲ ناری توپھرکس کی ہمت وجرأت ہے جوتمام فرقوں کوایک گردانے،

اس کی ہمت و جرأت کو مٹانے کے لئے خدائے وحدہ لاشریک ایک بے باک مجاہد پیدا کرتا ہے جو انکی رد بلیغ کرے اور حقیقت کا انکشاف کرے تو ایسے وقت میں موصوف مصنف و مولف کی ذات رونما ہوئی اسی ذات کی تصنیف لطیف کا مطالعہ بندۂ عاصی نے کیا دل فرط مسرت میں حدیقہ حدیقہ ہوگیا چاہے دین اسلام کی بات ہو یا فرامین مصطفیٰ کی بات ہو جب کوئی اسے تبدیل کرنے کی ناپاک سازش وکوشش کرتا ہے تو ہم اس کی کوشش کو ہمیشہ مٹانے کے لئے تیار رہتے ہیں۔

اس لئے مولانا موصوف نے بے باکی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اہل اسلام کو پیغام حق سنایا

جو کہ فخر ازہر شیخ الاسلام والمسلمین تاج الشریعہ حضور مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان کے ایک شعر میں سمیٹا ہوا ہے ع:

صلح کلی نبی کا نہیں سنیو! سنی مسلم ہے سچا نبی کے لئے

بارگاہ خداوندی میں دعا ہے ہم سبھوں کو صراط مستقیم پر گامزن دین برحق پر استقامت عطا فرمائے مولیٰ موصوف کو خدمت خلق کی توفیق دین و مذہب کی پاسبانی اور احکام مسلک اعلیحضرت فرامین تاج الشریعہ کی اشاعت وطباعت کا شوق و ذوق عطا کرے اور اس کاوش نایاب کو قبول فرما کر ہر خاص وعام کے لئے رہنمائی کا ذریعہ بنا دے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم۔

غلام غوث اجملی پورنوی غفرلہ

خادم التدریس وناظم نشر واشاعت: دارالعلوم اہلسنت غریب نواز

چاپاکھور بارسوئی کٹیہار بہار و مشیر اعلیٰ ماہنامہ ارشدیہ ممبئ مہاراشٹر انڈیا

۱۰/ربیع الاول شریف ۱۴۴۲ھ مطابق 28/اکتوبر 2020ء بروز بدھ

تأثر

ازقلم:

خلیفۂ حضور ارشد ملت رئیس القلم محقق العصر نجم الاسلام حضرت علامہ الحاج الشاہ اسلام الدین احمد انجم فیضی ارشدی مدظلہ العالی والنورانی (نائب مدیر اعلیٰ ماہ نامہ ارشدیہ) سجادہ نشین درگاہ معلّی نقش مبارک قدم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قصبہ گوراچوکی گونڈہ یوپی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

مجاہد اہل سنت۔محافظ وناشر مسلک اعلیحضرت۔خلیفۂ مجاز۔حضور ارشد ملت۔خطیب بے نظیر۔عالم حق بیاں، بیباک مجاہد دوراں۔صاحب قرطاس وقلم حضرت العلام مفتی ابوحامد محمد شریف الحق رضوی ارشدی مدنی مقام وپوسٹ شکار پور ماہی نگر ضلع کٹیہار بہار انڈیا جماعت اہل سنت کے قابل فخر، زبردست ذمہ دار عالم دین ومفتی شرع متین ہیں۔

علامہ موصوف کی تالیف لطیف ترتیب عظیم ''ضرب رضویت برفتنۂ صلح کلیت'' مختلف مقامات سے مطالعہ کرنے کا موقع ملا مزید برآں آپ کے اکثر مضامین پڑھ کر مسرور ہوتا رہا آپ کا یہ نہایت اہم علمی کارنامہ اور عمدہ قلم کاری کا مظہر ہے ماشاءاللہ سبحان اللہ زیر نظر کتاب ''ضرب رضویت برفتنۂ صلح کلیت'' علامہ موصوف نے بڑی محنت وعرق ریزی سے دلائل واقتباسات یکجا کئے ہیں جس کی وجہ سے یہ کتاب اس نوع میں منفرد ہے۔مفتی موصوف کی یہ بہت مہتم بالشان وقابل فخر کتاب ہے جو عوام وخواص سب کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔

فقیر پر معاصی عدیم الفرصتی کی وجہ سے کتاب کا مکمل مضمون مطالعہ نہ کرسکا، مگر یقین کامل کہ یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے بے حد افادیت کی حامل ہوگی۔میری دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں علامہ کی اس کاوش کو قبولیت عامہ عطا فرما کر ہر خاص وعام کو مستفید ہونے کی توفیق رفیق عطا فرمائے اور ان کے دینی خدمات کے ذریعہ دین متین کو فروغ عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اسلام الدین احمد انجم فیضی قادری ارشدی مہتمم جامعہ خدیجۃ الکبری مسلم نسواں کالج
پیراادائی وخادم وجاروب کش درگاہ معلّی نقش قدم مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم قصبہ خاص گوراچوکی
گونڈہ یوپی انڈیا 9792016141۷ / ربیع الاول شریف ۱۴۴۲ھ

منظوم تأثر

از قلم:

نقیب اہل سنت ناشر مسلک اعلیٰ حضرت حضرت علامہ مولانا محبوب گوہر
صاحب قبلہ اسلام پوری ضلع سیتامڑھی بہار الھند

☆☆

مرے پیشِ نظر اس وقت اک ایسا رسالہ ہے
کہ جس میں ایک معلوماتی اور جامع مقالہ ہے

نرالا اس کا ہے عنوان، ہے تحریر میں وسعت
ہے مشمولات میں اس کے، خیال وفکر کی ندرت

عبارت میں حقائق کی نئی آباد کاری ہے
زمینِ آگہی پر فکر وفن کی آبیاری ہے

دلیلیں جمع اس میں کی گئی ہیں عرق ریزی سے
ہے بچنے کا یہ ساماں اہل شر کی فتنہ خیزی سے

یقیں ہے ہوگی اس کی علمی حلقے میں پذیرائی
مصنف کو دعائیں دیں گے علم وفن کے شیدائی

حقیقت میں رسالہ ہے یہ مظہر حق شناسی کا
ہے ہر اک سطر میں موجود نکتہ آفریں جلوہ

بَسی ہے جا بجا حقانیت کی آب وتاب اس میں
مضامینِ صداقت کا ہوا ہے انتخاب اس میں

ہے صلح کلیت اِس دور کا کتنا بڑا فتنہ
مصنف نے نئے لہجے میں ہے اس پر کیا چرچا

کیا ثابت یہ قرآن واحادیثِ کریمہ سے
کہ اہل حق رہے محتاط کس درجہ ہمیشہ سے

کبھی گمراہ فرقوں سے نہ رسم وراہ فرمائی
کیا باطل کا رد اس سے ہمیشہ دوری اپنائی
کیا احقاق حق، ابطال باطل ہر زمانے میں
نہ کی تھوڑی بھی کوتاہی پیامِ حق سنانے میں
صحابہ کی روش ہی اہل ایماں کا رہا مسلک
تھے جملہ تابعی و مجتہد اس راہ پر بیشک
کوئی تھوڑا بھی ہوگا منحرف قرآن وسنت سے
تو سمجھو ہاتھ ہی دھولے گا وہ ایماں کی دولت سے
کسی باطل سے اہل حق کی قربت غیر ممکن ہے
کہ جیسے آگ اور پانی کی شرکت غیر ممکن ہے
یہ ثابت اہل حق کے مستند اقوال سے بھی ہے
ہے تحریروں سے واضح اور عیاں افعال سے بھی ہے
صراحت ہے اِنہی باتوں کی اِس علمی رسالے میں
ہر اک تحریر ہے اِس کی صداقت کے اُجالے میں
دلائل سے مزین ہے ہر اک پیراگراف اس کا
کریں گے قارئینِ محترم بھی اعتراف اس کا
مولف اس کے ہیں حضرت ابو حامد شریف الحق
ہوا کرتا ہے ان کو دیکھ کر باطل کا چہرہ فق
خموشی سے ہنرمندی کا یہ اظہار کرتے ہیں
نوائے فکر سے اذہان کو بیدار کرتے ہیں
ہے افکارِ رضا کی ترجمانی مشغلہ ان کا
جہان فکر میں بڑھنے لگا ہے دائرہ ان کا
پسند آیا ہے مجھ کو ان کی بیباکی کا یہ تیور
فروغِ دین کا جذبہ ہے ان کے قلب کے اندر

اشاعت کے لئے تیار ہے اب یہ کتاب ان کی
دعا ہے میری کاوش سمجھی جائے لا جواب ان کی

خدائے لم یزل مقبولیت سے آشنا کر دے
قلم کو پختگی افکار کو جودت عطا کر دے

لگائیں خوب ضربِ رضویت ہر صلح کلی پر
رضا کے دشمنوں کے حق میں ان کا ہو قلم نشتر

دعا کرتا ہے گوہر حق تعالیٰ خوب شہرت دے
امام احمد رضا کے صدقے فن میں اور وسعت دے

نقیب اہل سنت ناشر مسلک اعلی حضرت
حضرت علامہ مولانا محبوب گوہر صاحب قبلہ
اسلام پوری ضلع سیتا مڑھی بہار الھند

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆
☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆
☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆
☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆
☆☆☆☆☆☆☆☆
☆☆☆☆☆
☆☆☆
☆☆
☆

نگارِ اولین

اس پرفتن دور میں نئے نئے فرقوں ومذہبوں کی کثرت، ادیان وملل کی زیادت اور آزادخیالی نے قوم مسلم کو مصلحت پسندی، صلح کلیت، معاملہ بندی، مداہنت ومفاد پرستی کا بندۂ بے دام بنادیا ہے، عوام وخواص تقریباً یکساں آزاد خیال ہوتے جارہے ہیں ہر مکتبۂ فکر کے لوگوں سے ملتے جلتے ہیں اوران کی تقاریب ومجالس میں شرکت کررہے ہیں۔ حد یہ کہ درس وتدریس تالیف وتصنیف وعظ وتقریر کا کام انجام دینے والے ذمہ دار علماء میں بھی ایسے افراد کم ملتے ہیں۔ جو مصلحت پسندی مطلب برآری سے بالا ہوکر محبّانِ خدا وعاشقان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے رحماء بینھم کی تصویر پُرتنویر اور دشمنان خدا ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے تیر وسناں اور برہنہ شمشیر ہوں۔

جب کہ اہل اللہ سے محبت اور اعداء اللہ سے عداوت ہی مومن کی شان بتائی گئی ہے

''**لاتجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاخر یوآدّون من حادّاللہ ورسولہ**'' (سورہ مجادلہ، آخری آیت)

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصایا شریف میں فرماتے ہیں: جس سے اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھروہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہوفوراً اس سے جدا ہوجاؤ جس کو بارگاہ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھروہ تمہارا کیسا ہی بزرگ ومعظم کیوں نہ ہوا پنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔''

(سوانح اعلیٰ حضرت صفحہ ۳۷۸)

جولوگ ہر فرقہ ہر گروہ مثلاً وہابی، دیوبندی، غیر مقلد، رافضی، مودودی، ندوی، نیچری، قادیانی چکڑالوی، وغیرہ سے سلام وکلام، میل جول، ربط وضبط، رسم وتعلق، اکل وشرب، معاملت ومعاشرت رکھتے ہیں وہ بزعم خویش اپنے ہی کو علم وعمل کا تاجدار، فکر وفہم کا شہسوار، نباض روزگار کامیاب وہوشیار، قوم کا ہمدرد اور غمگسار سمجھتے ہیں اور مذکورہ فرق باطلہ سے نفرت رکھنے والوں اوران سے رسم وراہ نہ رکھنے والوں کو ناعاقبت اندیش، احمق اور بیوقوف جانتے اور

کہتے ہیں۔

اس لیے بندۂ حقیر سراپا تقصیر نے سوچا کہ مرتدوں، وہابیوں، دیوبندیوں، غیر مقلدوں، رافضیوں، خارجیوں، چکڑالویوں، نیچریوں قادیانیوں بدمذہبوں وغیرہ سے تعلقات ومعاملات رکھنے سے متعلق ایک رسالہ قلمبند کردیا جائے تاکہ باطل کی ظلمت چھٹ جائے اور حق کا اجالا عام ہو جو بدمذہبوں، مرتدوں، وہابیوں، دیوبندیوں، غیر مقلدوں، شیعوں، نیچریوں، قادیانیوں، چکڑالویوں وغیرہ سے میل جول کے احکام سے ناواقف ہیں آگاہ ہوجائیں اور تذبذب کے بجائے تصلب، اعدائے دین سے محبت ومؤدت کے بجائے نفرت وعداوت، اور اہل اللہ سے سچی محبت کرکے نجات اخروی اور فلاح دارین کی ضمانت حاصل کرلیں۔

اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ وطفیل ہم تمام مسلمانوں کو حق بولنے حق پر چلنے اور اہل حق کی محبت عطا فرمائے اور مرتدوں، وہابیوں، دیوبندیوں، غیر مقلدوں، رافضیوں، خارجیوں، چکڑالیوں، نیچریوں، قادیانیوں، بدمذہبوں سے دشمنی اور ان سے دور نفور رہنے کا جذبۂ بیکراں عطا فرمائے، آمین بجاہ سیدالمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

ابوحامد محمد شریف الحق رضوی ارشدی مدنی مقام شکارپور
ماہی نگر ضلع کٹیہار امام وخطیب نوری رضوی جامع مسجد
وخادم دارالعلوم نوریہ رضویہ رسول گنج عرف کوئیلی ضلع سیتامڑھی
بہارالھند مؤرخہ ۲۸ / ربیع النور ۱۴۴۲ / ھ
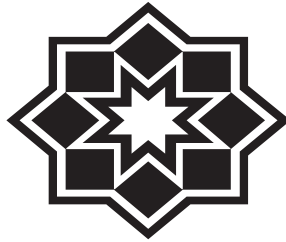
صلح کلی کی لغوی واصطلاحی تعریف

لغت میں صلح کلی کا معنی:
لغت میں صلح کلی ایسے شخص کو کہتے ہیں جو کسی سے دشمنی نہ رکھے۔

(فروز اللغات)

اصطلاحی تعریف: اصطلاح میں صلح کلی ایسے شخص کو کہتے ہیں جو سنی، وہابی، دیوبندی غیر مقلد، قادیانی، شیعہ، خارجی، رافضی، نیچری وغیرہ سب کو یکساں جانے لیکن عام بول چال میں تحذیرً اوتنبیہًا ایسے لوگوں پر اطلاق ہوتا ہے جو اگرچہ عقیدۃً ایسے نہیں ہیں لیکن عملاً وہ وہابیوں، دیوبندیوں وغیرہ سے میل جول بلا تکلف رکھتے ہیں انھیں صلح کلی کہا جاتا ہے۔

اوراس میں کوئی قباحت نہیں جیسا کہ منافق کہتے ہیں اُسے جو زبان سے اسلام کا اقرار کرے اور دل سے منکر ہو لیکن حدیث شریف میں جھوٹ بولنے والے، بدعہدی کرنے والے کو بھی منافق کہا گیا ہے۔

مروی ہے مسروق سے انھوں نے روایت کی عبداللہ بن عمرو سے انھوں نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے اندر چار چیزیں ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان میں سے ایک خصلت ہے یہاں تک کہ وہ اس سے باز آجائے جب گفتگو کرے تو پورا نہ کرے اور جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب جھگڑے تو گالی گلوج کرے۔

(آئینۂ صلح کلیت صفحہ ۳۰/بحوالہ اخرجہ احمد وعبد بن حمید بخاری، ومسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی)

اس حدیث میں جھوٹ بولنے والے بدعہدی کرنے والے اور گالی گلوج کرنے والے کو منافقِ خالص کہا گیا ہے۔تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایسا شخص کافر و مرتد ہو گیا نہیں بلکہ وہ عمل کے اعتبار سے منافق ہے نہ کہ عقیدہ کے اعتبار سے بعض دفعہ غلط کام کرنے والوں کو بے ایمان کہا جاتا ہے، تو کیا اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ کافر ہو گیا نہیں ہرگز نہیں ٹھیک اسی طرح اگر کوئی شخص بدمذہبوں کے جلسے جلوس میں ضرورتِ شرعیہ کے بغیر شرکت کرتا ہے تو اس کا یہ عمل ناجائز وحرام اور صلح کلیت مرادف ہے۔

ابوحامد محمد شریف الحق رضوی ارشدی مدنی
مقام شکار پور ماہی نگر ضلع کٹیہار بہار الھند

تاج الشریعہ کا پیغام اہل سنت وجماعت کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم، الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

مظہرِ اعلیٰ حضرت، ثانئ حضور حجۃ الاسلام، جانشینِ مفتی اعظم ہند، شہزادۂ مفسرِ اعظم ہند وارثِ علومِ اعلیٰ حضرت، قاضی القضاۃ فی الھند حضور تاج الشریعہ بدرالطریقہ حضرت علامہ ومولانا حافظ وقاری ومفتی محمد اختر رضا خاں قادری برکاتی رضوی حنفی ازہری بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیغام اہلِ سنت وجماعت کے نام اور ردّ بدمذہباں وصلح کلیت مندرجہ ذیل کلام کے ذریعے سے۔

زندگی یہ نہیں ہے کسی کے لیے
زندگی ہے نبی کی نبی کے لیے

ناسمجھ مرتے ہیں زندگی کے لیے
جینا مرنا ہے سب کچھ نبی کے لیے

چاندنی چاردن ہے سبھی کے لیے
ہے سدا چاند عبدالنبی کے لیے

داغِ عشقِ نبی لے چلو قبر میں
ہے چراغِ لحد روشنی کے لیے

نقش پائے سگانِ نبی دیکھئے
یہ پتہ ہے بہت رہبری کے لیے

عیش کرلو یہاں منکرو چاردن
مرکے ترسوگے اس زندگی کے لیے

اَنْتَ فِیْھِمْ کے دامن میں منکر بھی ہیں
ہم رہے عشرتِ دائمی کے لیے

صلح کلی نبی کا نہیں سنیو!
سنّی مسلم ہے سچا نبی کے لیے

مسلکِ اعلیٰ حضرت سلامت رہے
ایک پہچان دینِ نبی کے لیے

مسلک اعلیٰ حضرت پہ قائم رہو
زندگی دی گئی ہے اسی کے لیے

وہ بلاتے ہیں کوئی یہ آواز دے
دم میں جا پہنچوں میں حاضری کے لیے

اے نسیمِ صبا اُن سے کہہ دے، شہا
مُضطرِب ہے گدا حاضری کے لیے

جس کے دل میں ہے عشقِ نبی کی چمک
وہ ترستے نہیں چاندنی کے لیے

جس کے دل میں ہے جلوے تیرے عشق کے
چشمۂ نور ہے روشنی کے لیے

اخترِ قادری خلد میں چل دیا
خلد وا ہے ہر ایک قادری کے لیے
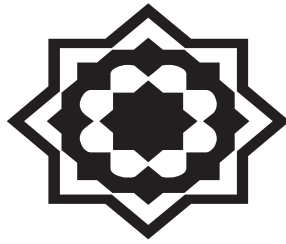
۞ قرآن شریف سے دلائل ۞

۞ اللہ عزوجل قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ﴿۸﴾ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا۔"

(پارہ،۲۶،سورہ فتح،آیت ۸/۹)

ترجمہ:"بے شک ہم نے تمھیں بھیجا حاضر وناظر اور خوشی اور ڈرسناتا تا کہ اے لوگوتم اللہ اوراس کے رسول پر ایمان لاؤاور رسول کی تعظیم وتوقیر کرواور صبح وشام اللہ کی پاکی بولو۔"

(کنزالایمان)

اللہ عزوجل نے اس آیت کریمہ میں فرمایا:

(۱) اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ۔

(۲) محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کرو۔

(۳) اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت میں رہو۔

مسلمانوں! ان تینوں جلیل باتوں کی جمیل ترتیب دیکھو، سب سے پہلے ایمان اور آخر میں عبادت اور درمیان میں اپنے پیارے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کو رکھا اس لیے کہ ایمان کے بغیر تعظیم کارآمد نہیں بہتیرے نصاریٰ ہیں جو کہ نبی کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سے دفع اعتراضات کافرانِ لئیم میں تصنیفیں کرچکے، لکچر دے چکے، مگر جب ایمان نہ لائے کچھ مفید نہیں اس لیے کہ یہ ظاہری تعظیم ہوئی اگر دل میں حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی عظمت ہوتی تو ضرور ایمان لاتے، پھر جب تک نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی تعظیم نہ ہو، پوری عمر عبادت الٰہی میں گزارے، سب بیکار ومردود ہے۔

جوگی (راہب) بہتیرے جوگی اور راہب ترکِ دنیا کرکے اپنے طور پر ذکر وعبادتِ الٰہی میں عمر کاٹ دیتے ہیں بلکہ ان میں بہت وہ ہیں کہ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" کا ذکر سیکھتے اور ضربیں لگاتے ہیں مگر ازاں جا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم نہیں، کیا فائدہ، اصلاً قابل قبول بارگاہِ الٰہی نہیں، اللہ عزوجل ایسوں ہی کو فرماتا ہے: **وَ قَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا** "جو کچھ

اعمال انھوں نے کیے ہم نے سب برباد کردیئے ایسوں ہی کو فرماتا ہے: **عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ تَصْلٰی نَارًا حَامِیَةً**'' عمل کریں، مشقتیں اٹھائیں اور بدلہ کیا ہوگا یہ کہ بھڑکتی آگ میں جائیں گے والعیاذ باللہ تعالی

اے مسلمانو! بتاؤ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم مدار ایمان و مدارِ نجات و مدارِ قبولِ اعمال ہوئی یا نہیں؟ کہو ہوئی اور ضرور ہوئی۔

۞ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالی ہے:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِیْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ۔''

(پارہ ۱۰، سورہ التوبہ، آیت ۲۴)

ترجمہ: '' تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمھیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کا مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔''

(کنز الایمان)

مسلمانو! غور کرو اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ جسے دنیا جہان میں معزز کوئی عزیز، کوئی مال، کوئی چیز اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب ہو وہ بارگاہِ الٰہی سے مردود ہے اللہ عزوجل اسے اپنی طرف راہ نہ دے گا، اُسے عذابِ الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہئے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: **لایؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔"**

یعنی: '' تم میں کوئی مسلمان نہ ہوگا جب تک میں اُسے اُس کے ماں باپ اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں۔'' (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

یہ حدیث صحیح بخاری وصحیح مسلم میں حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے ہے۔اس نے تو یہ بات صاف فرمادی کہ جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو عزیز رکھے، ہرگز کامل مؤمن نہیں۔

اے مسلمانو! بتاؤ، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جہان سے زیادہ محبوب رکھنا مدارِ ایمان و مدارِ نجات ہوا یا نہیں؟ کہو ہوا اور ضرور ہوا یہاں تک تو سارے کلمہ گو خوشی خوشی قبول کرلیں گے کہ ہاں ہمارے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظیم عظمت ہے ہاں ہاں ماں باپ، اولاد سارے جہان سے زیادہ ہمیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ہے۔ پیارے بھائیو! خدا عزوجل کرے ایسا ہی ہو مگر ذرا کان لگا کر اپنے رب کا ارشاد سنو۔

۞ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

الٓمّٓ 0 اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ"

(پارہ، ۲۰/سورہ عنکبوت، آیت ا/)

ترجمہ: ''کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ کہیں ہم ایمان لائے اوران کی آزمائش نہ ہوگی۔''

(کنزالایمان)

یہ آیت کریمہ مسلمانوں کو ہوشیار کر رہی ہے کہ دیکھو کلمہ گوئی اور زبانی ادّعائے مسلمانی پر تمھارا چھٹکارا نہ ہوگا آزمائے جاؤ گے، آزمائش میں پورے نکلے تو مسلمان ٹھہرو گے ہر شے کی آزمائش میں یہی دیکھا جاتا ہے کہ جو باتیں اس کے حقیقی و واقعی ہونے کو درکار ہیں، وہ اس میں ہیں یا نہیں؟ ابھی قرآن وحدیث کے ارشاد سن چکے کہ ایمان کے حقیقی و واقعی ہونے کو دو باتیں ضروری ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کو تمام جہاں پر تقدیم، تو اس کی آزمائش کا صریح طریقہ یہ ہے کہ تم کو جن لوگوں سے کیسی ہی تعظیم، کتنی ہی عقیدت، کتنی ہی دوستی، کتنی ہی محبت کا علاقہ ومعاملہ ہو، جیسے تمہارے باپ، تمہارے استاد، تمہارے پیر، تمہاری اولاد، تمہارے بھائی، تمہارے احباب، تمہارے بڑے، تمہارے اصحاب، تمہارے مولوی، تمہارے حافظ، تمہارے مفتی، تمہارے محدّث، تمہارے مفکر، تمہارے مبلغ، تمہارے واعظ وغیرہ وغیرہ کسے باشد، یعنی کوئی بھی ہو، جب وہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں توہین یا تنقیص یا گستاخی کرے تو تمہارے دل

میں بالکل اُن کی عظمت ، اُن کی محبت کا نام ونشان نہ رہے فوراً اُن سے الگ ہوجاؤ ، اُن کو دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو ، اُن کی صورت ، بلکہ اُن کے نام سے نفرت کھاؤ ، پھر نہ تم اپنے رشتے ، علاقے ، دوستی ، الفت کا بالکل پاس کرو ، نہ اُس کی مولویت ، مشیخیت ، بزرگی ، فضیلت کو خطرے میں لاؤ کہ آخر یہ جو کچھ تھا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی غلامی کی بنیاد پر تھا جب یہ شخص آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہی کی شان میں گستاخی کیا پھر ہمیں اس سے کیا علاقہ رہا ؟ اس کے جُبّے عمامے پر کیوں جائیں کیا بہت سے یہودی جبّے نہیں پہنتے ؟ عمامے نہیں باندھتے ؟ اس کے نام وعلم وظاہری فضل کو لے کر کیا کریں ؟ کیا بہتیرے پادری ، بکثرت فلسفی بڑے بڑے علوم وفنون نہیں جانتے ؟ اور اگر یہ نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل تم نے اس کی بات بنانی چاہی (اس کی طرف سے وکالت کی) اُس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گستاخی کی اور تم نے اُس سے دوستی نبھائی یا اُسے ہر بُرے سے بدتر بُرا نہ جانا یا اُسے بُرا کہنے پر بُرا مانا یا اسی قدر کہ تم نے اس امر میں بے پرواہی منائی یا تمہارے دل میں اُس کی طرف سے سخت نفرت نہ آئی تو للہ اب تم ہی انصاف کرلو کہ تم ایمان کے امتحان میں کہاں پاس ہوئے ؟ قرآن وحدیث نے جس پر حصولِ ایمان کا مدار رکھا تھا اُس سے کتنی دور نکل گئے ۔

مسلمانو ! کیا جس کے دل میں اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہوگی وہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے بدگو ، گستاخ کی وقعت کر سکے گا ؟ اگرچہ اس کا پیر یا استاد یا باپ ہی کیوں نہ ہو ، کیا جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جہان سے زیادہ پیارے ہوں وہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے گستاخ سے فوراً سخت شدید نفرت نہ کرے گا ؟ اگرچہ اس کا دوست یا برادر یا پسر ہی کیوں نہ ہو للہ اپنے حال پر رحم کرو اور اپنے رب کی سنو ، دیکھو وہ کیوں کر تمھیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا ہے ۔

۞ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے :

لَا تَجِدُ قَومًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَ یُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ

فِیْهَا ؕ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔“

(سورہ مجادلہ، پارہ۲۸/آیت ۲۲/)

ترجمہ: ”تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگر چہ وہ اُن کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے اُن کی مدد کی اور انھیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔“

(کنزالایمان)

اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے صدرالافاضل حضرت علامہ ومولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

”مومنین سے یہ ہو ہی نہیں سکتا اور یہ ان کی شان ہی نہیں اور ایمان اس کو گوارا ہی نہیں کرتا کہ خدا اور سول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمن سے دوستی کرے اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ بددینوں اور بدمذہبوں اور خدا ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنے والوں سے موّدت واختلاط جائز نہیں چنانچہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح نے جنگ احد میں اپنے باپ جراح کو قتل کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روز بدر اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کو مبارزت کے لئے طلب کیا لیکن رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں جنگ کی اجازت نہ دی اور مصعب بن عمیر نے اپنے بھائی عبداللہ بن عمیر کو قتل کیا اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام کو قتل کیا اور حضرت علی بن ابوطالب وحمزہ وابوعبیدہ نے ربیعہ کے بیٹوں عتبہ، شیبہ اور ولید بن عتبہ کو بدر میں قتل کیا جو ان کے رشتہ دار تھے خدا ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کو قرابت اور رشتہ داری کا کیا پاس۔

اس روح سے یا تو اللہ کی مدد مراد ہے یا ایمان یا قرآن یا جبرئیل علیہ السلام یا رحمتِ

الٰہی یا نور‘‘

(تفسیر خزائن العرفان)

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ میں اللہ عزوجل نے صاف فرمادیا کہ جو شخص اللہ اور اُس کے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گستاخی کرے مسلمان اُس سے ہرگز دوستی نہ کرے گا جس کا صاف وصریح مطلب یہ ہوا کہ جو گستاخِ خدا اور رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دوستی کرے وہ مسلمان نہ ہوگا پھر اس حکم کا قطعاً عام ہونا بالتصریح فرمایا کہ چاہے باپ، بیٹے، بھائی، عزیز کوئی بھی ہو یعنی کیسا ہی تمہارے گمان میں معظم یا کیسا ہی تمھیں بالطبع محبوب ہو اگر ایمان ہے تو گستاخی کے بعد اس سے محبت ودوستی نہیں رکھ سکتے، اس کی وقعت وحیثیت نہیں مان سکتے ورنہ مسلمان نہ رہو گے مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ کا اتنا فرمانا ہی مسلمان کے لیے بس تھا مگر دیکھو وہ تمھیں اپنی رحمت کی طرف بُلاتا اور اپنی عظیم نعمتوں کی بشارت دیتا ہے کہ اگر اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت کے آگے تم نے کسی (گستاخ) کا پاس نہ کیا کسی سے علاقہ نہ رکھا تو تمھیں کیا کیا فائدے حاصل ہوں گے۔

(۱) اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں ایمان نقش کردے گا جس میں ان شاء اللہ تعالیٰ حُسنِ خاتمہ کی بشارتِ جلیلہ ہے کہ اللہ کا لکھا نہیں مٹتا۔

(۲) اللہ تعالیٰ روح القدس سے تمہاری مدد فرمائے گا۔

(۳) تمھیں ہمیشگی کی جنّتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔

(۴) تم خدا کے گروہ کہلاؤ گے، خدا والے ہوجاؤ گے۔

(۵) منھ مانگی مرادیں پاؤ گے بلکہ امید وخیال وگمان سے کروڑوں درجے افزوں۔

(۶) سب سے زیادہ یہ کہ اللہ تعالیٰ تم سے راضی ہوگا۔

(۷) یہ کہ فرماتا ہے میں تم سے راضی تم مجھ سے راضی، بندے کے لیے اس سے زائد کیا نعمت ہوگی کہ اس کا رب اس سے راضی ہو مگر انتہائے بندہ نوازی یہ کہ فرمایا اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔

سبحان اللہ مسلمانو! اگر آدمی کروڑ جانیں رکھتا ہو اور وہ سب کی سب ان (مندرجہ بالا) عظیم دولتوں پر نثار کردے تو واللہ (پھر بھی مندرجہ بالا دولتیں) مفت پائیں، پھر زید وعمرو (

گستاخ رسول) سے علاقۂ تعظیم ومحبت یک لخت قطع کر دینا کیا بڑی بات ہے؟ جس پر اللہ تعالیٰ ان بے بہا نعمتوں کا وعدہ فرما رہا ہے، اور اس کا وعدہ یقیناً سچا ہے قرآن کریم کی عادتِ کریمہ ہے کہ جو حکم فرماتا ہے جیسا کہ اس کے ماننے والوں کو اپنی نعمتوں کی بشارت دیتا ہے، نہ ماننے والوں پر اپنے عذابوں کا تازیانہ بھی رکھتا ہے کہ جو پست ہمت نعمتوں کی لالچ میں نہ آئیں سزاؤں کے ڈر سے راہ پائیں وہ مندرجہ ذیل آیتوں میں عذاب بھی پڑھ لیں۔

۞ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ (الیٰ قوله تعالیٰ) تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ط وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ (الیٰ قوله تعالیٰ) لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ج يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ج يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ۔"

(سورہ ممتحنہ پارہ ۲۸/آیت ۱/و ۲/رکوع ۷/)

ترجمہ: "اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تو اُن سے دوستی نہ کرو تم انھیں خفیہ پیام محبت کا بھیجتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاؤ اور جو ظاہر کرو اور تم میں جو ایسا کرے بے شک وہ سیدھی راہ سے بہکا ہرگز کام نہ آئیں گے تمھیں تمھارے رشتے اور نہ تمھاری اولاد قیامت کے دن تمھیں ان سے الگ کر دے گا اور اللہ تمھارے کام دیکھ رہا ہے۔"

(کنزالایمان)

۞ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ط وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔"

(سورۂ توبہ، پارہ ۱۰/آیت ۲۳/)

ترجمہ: "اے ایمان والو! اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو کوئی اُن سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں۔"

(کنز الایمان)

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ o"

(پارہ ۶، سورہ مائدہ، آیت ۵۱ /)

ترجمہ: اور تم میں جو کوئی اُن سے دوستی رکھے گا تو وہ اُنھیں میں سے ہے بے شک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا۔"

(کنز الایمان)

آیت نمبر ۵ / اور ۶ / میں تو اُن سے دوستی کرنے والوں کو ظالم و گمراہ ہی فرمایا تھا، اور آیت نمبر ۷ / میں تو بالکل تصفیہ ہی فرما دیا کہ جو اُن سے دوستی رکھے وہ بھی اُن ہی میں سے ہے، اُن کے ساتھ ایک ہی رسّی میں باندھا جائے گا یاد رکھو کہ تم چھُپ چھُپ کر اُن سے ملتے ہو اور میں تمہارے چھُپے اور ظاہر سب کو جانتا ہوں اب وہ رسی بھی سن لیجیے جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے باندھے جائیں گے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

۞ **قرآنِ مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:**

وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔"

(پارہ ۱۰، سورہ التوبہ، ع ۱۴، آیت ۶۱)

ترجمہ: اور جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں اُن کے لیے دردناک عذاب ہے"

(کنز الایمان)

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا۔"

(پارہ ۲۲، سورہ الاحزاب، آیت ۵۷، ع ۴/)

ترجمہ: "بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے اُن کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

(کنزالایمان)

سات کوڑے اللہ عزوجل ایذا سے پاک ہے اسے کون ایذا دے سکتا ہے مگر اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کو اپنی ایذا فرمایا ان آیتوں سے اُس شخص پر جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گستاخوں سے محبت کا برتاؤ کرے، سات کوڑے ثابت ہوئے (۱) ظالم (۲) گمراہ (۳) کافر (۴) اُس کے لیے دردناک عذاب ہے (۵) وہ آخرت میں ذلیل وخوار ہوگا (۶) اُس نے اللہ واحد قہار کو ایذا دی (۷) اُس پر دونوں جہان میں خدا کی لعنت ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

للہ انصاف اے مسلمان اے امتی سیدالانس والجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خدارا ذرا انصاف کر وہ سات (۷) بہتر ہیں جو ان لوگوں سے یک لخت ترکِ علاقہ کردینے پر ملتے ہیں کہ (۱) دل میں ایمان جم جائے (۲) اللہ مددگار ہو (۳) جنت مقام ہو (۴) اللہ والوں میں شمار ہو (۵) مرادیں ملیں (۶) خدا تجھ سے راضی ہو (۷) تو خدا سے راضی ہو یا یہ سات بھلے ہیں؟ جو ان لوگوں سے تعلق لگا رہنے پر پڑیں گے کہ ظالم، گمراہ، جہنمی ہو، آخرت میں خوار ہو، خدا کو ایذا دے، خدا دونوں جہان میں لعنت کرے ہیہات ہیہات کون کہہ سکتا ہے کہ یہ سات اچھے ہیں، کون کہہ سکتا ہے کہ وہ سات چھوڑنے کے ہیں، مگر جانِ برادر! خالی یہ کہہ دینا تو کام نہیں دیتا، وہاں تو امتحان کی ٹھہری ہوئی ہے ابھی آیت سن چکے "الٓمّٓ احسب الناس" کیا بُھلاوے میں ہو کہ بس زبان سے کہہ کر چھوٹ جاؤ گے، امتحان نہ ہوگا؟ (ملخص، تمہید ایمان)

۞ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا"

(پارہ ۶/سورۂ مائدہ، آیت ۵۵/ع، ۱۲)

ترجمہ: "تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے۔"

(کنزالایمان)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مومن کی محبت کا دائرہ متعین فرمایا، کہ مومن کی محبت

و دوستی صرف اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مومنین سے ہوتی ہے غیر مومن ان کی دوستی کے محل ہی نہیں اب اگر کوئی اپنے کو مسلمان بھی کہے اور بارگاہِ الوہیت ورسالت کے گستاخوں سے دوستی بھی کرے تو جان لینا چاہئے کہ وہ پکا مومن نہیں۔

۞ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالی ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَ الَّذِیْنَ مَعَہٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ"

(سورۂ فتح، پارہ ۲۶ / آیت ۲۹ /)

ترجمہ: ''محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم۔''

(کنزالایمان)

اِس آیتِ کریمہ میں فرمایا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے رسول ہیں اور اُن کے ساتھ والے یعنی صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کافروں پر سخت ہیں۔

صدرالافاضل علامہ سید نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''**اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ**'' کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''جیسا کہ شیر شکار پر اور صحابہ کا تشدد کفار کے ساتھ اس حد پر تھا کہ وہ لحاظ رکھتے تھے کہ اُن کا بدن کسی کافر کے بدن سے نہ چھوجائے اور اُن کے کپڑے سے کسی کافر کا کپڑا نہ لگنے پائے۔

صلح کلیت کے شیدائی بتائیں کیا اُن کے نزدیک اللہ عزوجل بھی شدت پسند ہے؟ (معاذاللہ رب العٰلمین) اور ''رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ'' کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ: ایک دوسرے پر محبت ومہربانی کرنے والے ایسی کہ باپ بیٹے میں ہو اور یہ محبت اس حد تک پہنچ گئی کہ جب ایک مومن دوسرے کو دیکھے تو فرطِ محبت سے مصافحہ ومعانقہ کرے اب صلح کلیت کے داعی بتائیں کہ یہ آیتِ کریمہ کس کے ساتھ دوستی اور آپس میں نرم دل ہونے کی بات کررہی ہے مگر صلح کلیت پسند ٹولہ کا معاملہ بالکل ہی برعکس ہے صلح کلیت پسند گروہ تو مذکورہ بالا آیتوں پر عمل کرنے والے علماءِ حق کو شدت پسند اور نہ جانے کیا کیا کہتے ہیں اور باطل عقائد والے گروہوں کی تعریف وتوصیف میں زبان تر رکھتے ہیں کیا یہ قرآن کی آیتوں سے کھلی بغاوت نہیں ہے؟ علماءِ حق اہل سنت وجماعت جو قرآن کی اِن آیتوں پر عمل کرتے ہوئے عوامِ

اہل سنت و جماعت کو اس کی ترغیب دیتے ہیں اُن علماء حق پر نکتہ چینی کرنا کیا قرآن پر نکتہ چینی نہیں ہے؟ اور کیا قرآن پر نکتہ چینی اللہ عزوجل کی نکتہ چینی نہیں ہے؟ (معاذ اللہ صد بار معاذ اللہ) اللہ عزوجل ہدایت دے ایسے لوگوں کو۔

۞ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ''

(پارہ ۱۰، سورۂ توبہ، آیت ۷۳/)

ترجمہ: ''اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی) جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں پر اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور کیا ہی بُری جگہ پلٹنے کی''

(کنز الایمان)

حکمِ خداوندی کے مطابق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں پر خوب سختی کرو اُن کے ساتھ ذرّہ برابر بھی رعایت نہ کرو وہ تمام لوگ جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گستاخی یا توہین کرتے ہیں یا معاندانہ معاملہ رکھتے ہیں مثلاً وہابی، دیوبندی، اہل حدیث، غیر مقلد، قادیانی، چکڑالوی، نیچری، وغیرہ یہ سب ''وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ'' کے حکم میں شامل ہیں۔

امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں:

حق سبحانہ تعالیٰ حبیب خود را علیہ الصلاۃ والتحیۃ می فرماید ''وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ'' پس پیغمبر خود را کہ موصوف بخلق عظیم ست در غلظت برایشاں امر فرمود معلوم شد کہ غلظت بایشاں داخل خلق عظیم ست''

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا کہ: کفر والوں پر سختی کرو تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو کہ خُلق عظیم سے موصوف ہیں ان کو سختی کا حکم فرمانے سے معلوم ہوا کہ کفر والوں کے ساتھ شدت سے پیش آنا خُلق عظیم میں داخل ہے۔''

پھر فرماتے ہیں: ''دررنگ سگاں ایشاں را دور باید داشت دوستی والفت با دشمنان خدا منجر بدشمنی خدائے عزوجل ودشمنی پیغمبر او علیہ الصلاۃ والسلام می شود شخصے گمان می کند کہ او از اہل

اسلام است وتصدیق وایمان باللہ ورسولہ دار دامانمی داند کہ ایں قسم اعمال شنیعہ دولت اسلام اورا پاک وصاف می برد نعوذ باللہ۔‘‘

ترجمہ:’’خدا کے دشمنوں کو کتے کی طرح دور رکھا جائے ، ان کے ساتھ دوستی ومحبت اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دشمنی تک پہنچا دیتی ہے۔(کلمہ نماز کے سبب) آدمی گمان کرتا ہے کہ وہ مسلمان ہے، اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان رکھتا ہے ۔(اس لیے ان سے دوستی ورشتہ کرتا ہے) لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ اس طرح کی بیہودہ حرکتیں اس کے اسلام کو برباد کردیتی ہے۔‘‘

(بدمذہبوں سے رشتے صفحہ ۱۲ / ۱۳ / بحوالہ مکتوب صفحہ ۱۶۳ /)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح الصدور میں فرماتے ہیں کہ: ایک شخص رافضیوں کے پاس بیٹھا کرتا تھا اُس کے مرتے وقت لوگوں نے اسے کلمہ طیبہ کی تلقین کی ، اس نے کہا نہیں کہا جاتا، پوچھا کیوں؟ کہا یہ دو شخص کھڑے ہیں یہ کہتے ہیں تو ان کے پاس بیٹھا کرتا تھا جو ابوبکر وعمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو برا کہتے تھے اب چاہتا ہے کہ کلمہ پڑھ کر اٹھے نہ پڑھنے دیں گے جب صدیق اکبر وفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے برا کہنے والوں کے پاس بیٹھنے والوں کی یہ حالت ہے، تو یہ لوگ تو اللہ جل وعلا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو برا کہتے ہیں۔ ان کی تنقیص شان کرتے ہیں۔ انھیں طرح طرح کے عیب لگاتے ہیں ،اُن کے پاس بیٹھنے والے کو کلمہ نصیب ہونا اور بھی دشوار ہے۔’’**نسأل اللہ العفو و العافیۃ۔‘‘**

ترجمہ:’’ہم اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت چاہتے ہیں۔‘‘

(فتاویٰ رضویہ جلد ۲۱ /صفحہ ۲۷۹ / ناشر رضا اکیڈمی، فتاویٰ تاج الشریعہ جلد دوم صفحہ ۲۷۸ / **بحوالہ شرح الصدور باب مایقول الانسان فی مرض الموت، مصطفےٰ البابی مصر صفحہ ۱۶**)

۞ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَاتَرْکَنُوْٓااِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ وَمَالَکُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ اَوْلِیَآءَ ثُمَّ لَاتُنْصَرُوْنَ۔‘‘

(پارہ ۱۲ /سورہ ھود، آیت ۱۱۳ / ع ۱۰ /)

ترجمہ:’’اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمھیں آگ چھوئے گی اور اللہ کے سوا تمھارا کوئی

حمایتی نہیں پھر مدد نہ پاؤ گے۔''

(کنز الایمان)

صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

کسی کی طرف جھکنا اس کے ساتھ میل محبت رکھنے کو کہتے ہیں ابو العالیہ نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ ظالموں کے اعمال سے راضی نہ ہو، سدی نے کہا ان کے ساتھ مداہنت نہ کرو قتادہ نے کہا مشرکین سے نہ ملو مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے نافرمانوں کے ساتھ یعنی کافروں اور بے دینوں اور گمراہوں کے ساتھ میل جول رسم وراہ مؤدت و محبت ان کی ہاں میں ہاں ملانا ان کی خوشامد میں رہنا ممنوع ہے۔''

(خزائن العرفان)

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ: ظالموں کی طرف نہ جھکو یعنی ان سے میل و جول مؤدت و محبت راہ و رسم نہ رکھو ورنہ جہنم میں جاؤ گے، اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی مددگار بھی نہیں ۔یعنی اگر تم نے اللہ عزوجل کو چھوڑ کر کافروں، مشرکوں، مرتدوں، بدمذہبوں، گمراہوں، کی طرف جھکے اور ان سے مدد کی بھیک مانگی، تو یاد رکھو کہ تمھیں نہ تو کوئی فائدہ ہوگا نہ ہی کوئی مدد ملے گی، بلکہ خسارہ ہی خسارہ ہوگا۔

لہٰذا اے سنی مسلمانو! خوب یاد رکھو اگر تم نے صلح کلیوں کی چکنی چپڑی باتوں اور چند روزہ دنیاوی زندگی کی سستی دولت و شہرت کے لالچ میں آ کر اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کی، تو پھر ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

وارث علومِ اعلیٰ حضرت حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''مرنہ جانا متاعِ دنیا پر، سن کے تو مالدار کی باتیں۔''

۞ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالی ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ۔''

(پارہ ۱۱، سورۂ توبہ، آیت ۱۱۹)

ترجمہ: ''اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔''

(کنز الایمان)

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے علامہ سید نعیم الدین مراد آباری علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں:

معاصی ترک کرو اور جو صادق الایمان ہیں مخلص ہیں رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اخلاص کے ساتھ تصدیق کرتے ہیں سعید بن جبیر کا قول ہے کہ صادقین سے حضرت ابوبکر وعمر مراد ہیں (رضی اللہ عنہما) ابن جریر کہتے ہیں: کہ مہاجرین، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ لوگ جن کی نیتیں ثابت رہیں اور قلب واعمال مستقیم اور وہ غزوۂ تبوک میں حاضر ہوئے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اجماع حجت ہے کیونکہ صادقین کے ساتھ رہنے کا حکم فرمایا اس سے ان کے قول کا قبول کرنا لازم آتا ہے۔''

(خزائن العرفان)

ہم نشینی اور صحبت کی اثر انگیزی سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا ہے نیکوں کی صحبت ہو یا بروں کی، بلکہ نیکوں کے بنسبت بروں کی صحبت زیادہ اثر کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اسلاف کرام نے اچھوں کی صحبت اختیار کرنے اور بدوں کی ہم نشینی سے احتراز کی تاکید فرمائی ہے۔''

(بدمذہبوں سے میل جول صفحہ ۴۷)

۞ اللہ عزوجل ہر نماز میں اپنے بندوں سے دعا منگواتا ہے:

اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ۔''

(سورہ فاتحہ، پارہ نمبر ۱ / آیت ۵،۶،۷)

ترجمہ: ''ہم کو سیدھا راستہ چلا راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔''

(کنز الایمان)

صدر الافاضل علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ الرحمہ مذکورہ بالا آیتوں کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

صراط مستقیم سے مراد اسلام یا قرآن یا خلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آل واصحاب ہیں، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صراط مستقیم طریقِ اہل سنت ہے جو اہل بیت واصحاب اور سنت وقرآن وسوادِ اعظم سب کو مانتے ہیں۔ ''صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ'' جملہ اولیٰ کی تفسیر ہے کہ صراطِ مستقیم سے طریق مسلمین مراد ہے اس سے بہت سے مسائل حل ہوتے ہیں، کہ جن امور پر بزرگان دین کا عمل رہا ہو وہ صراط مستقیم میں داخل ہے۔ ''غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ'' اس میں ہدایت ہے کہ مسئلہ طالبِ حق کو دشمنانِ خدا سے اجتناب اور ان کے راہ ورسم وضع واطوار سے پرہیز لازم ہے۔''
(تفسیر خزائن العرفان)

ایمان وعقیدہ درست کر لینے کے بعد سب فرضوں سے بڑا اور اہم فرض نماز ہے، اور نماز روزانہ دن میں پانچ وقت پڑھی جاتی ہے، اور پانچوں وقتوں میں نماز کے رکعتوں کی تعداد کل ۴۸ / رکعات ہے اور ہر نمازی دن میں ۴۸ / بار سورہ فاتحہ کی تلاوت کرتا ہے اور مذکورہ بالا دعا کو ۴۸ / مرتبہ رب العلمین سے مانگتا ہے پڑھتا ہے جس میں رب تبارک وتعالیٰ نے اپنے بندوں سے فرمایا کہ: ''مجھ سے انعام والے رستے پر چلنے کی دعا مانگو، اور انعام والا راستہ نبیین، صدیقین، شہداء وصالحین اور بزرگانِ دین کا ہے اور ساتھ ہی ساتھ غضب والے اور گمراہوں یعنی کافروں، مشرکوں، مرتدوں، بدمذہبوں، کے راستوں پر نہ چلنے کی دعا منگوائی۔'' رب تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ: ''اس رستے پر چلو جس پر میرا انعام ہے ان راستوں پر نہ چلو جن پر میرا غضب ہوا اور نہ بھکے ہوؤں کے راستوں پر'' اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے بندوں کو عین حالتِ نماز میں جو کہ سب عبادتوں میں عظیم عبادت ہے مذکورہ دعا کو پڑھنے اور مانگنے کا حکم دیا جس میں کافروں، مشرکوں، مرتدوں، بدمذہبوں گمراہوں کی تردید فرمائی ہے۔

اے صلح کلیت کے شیدائیو! بتاؤ کیا تمہاری نظر میں خالقِ کائنات رب تبارک وتعالیٰ بھی شدت پسند ہے (معاذ اللہ صد بار معاذ اللہ)

سچ فرمایا حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے:

۞ صلح کلی نبی کا نہیں سنیوں! سنی مسلم ہے سچا نبی کے لیے ۞

۞ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔''

(پارہ ۷، سورہ انعام، آیت ۶۸، رکوع ۱۴)

ترجمہ:''اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔''

(کنز الایمان)

اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت علامہ ملا جیون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اِنَّ الْقَوْمَ الظَّالِمِیْنَ یَعُمُّ الْکَافِرِیْنَ وَالْمُبْتَدِعُ وَالْفَاسِقُ وَالْمَعْقُوْدُ مَعَ کُلِّھِمْ مُمْتَنِعٌ۔''

ترجمہ:''کہ ظالم قوم کافر، بدمذہب، فاسق ہر ایک کو عام ہے اور ہر ایک کے ساتھ بیٹھنا ممنوع ہے۔''

(بدمذہبوں سے میل جول صفحہ ۵۰، بحوالہ تفسیرات احمدیہ صفحہ ۲۵۵/)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ: اگر شیطان تم کو بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس نہ بیٹھو یعنی اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کافروں، مشرکوں، مرتدوں، بدمذہبوں گمراہوں کے ساتھ نہ بیٹھو، ان کے ساتھ میل جول نہ کرو مگر صلح کلیت کے شیدائی جان بوجھ کر سنی مسلمانوں کے ایمان وعقائد کو تباہ کرنے کے لیے کافروں، مرتدوں، خارجیوں، رافضیوں، شیعوں، قادیانیوں، وہابیوں، دیوبندیوں، غیر مقلد وغیرہ بدمذہبوں کے ساتھ اٹھ بیٹھ، میل وجول، اتحاد واتفاق کی دعوتِ شر دیتے پھر رہے ہیں۔

لہٰذا اے سنی مسلمانو! ہوشیار رہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ صلح کلیوں کی میٹھی میٹھی باتوں میں آکر اپنا ایمان برباد کر ڈالو اور تمھیں خبر تک نہ ہو۔

اس لیے تو اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنی مسلمانوں کو آگاہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

۞ جاگ سُنسان بَن ہے رات آئی ۔۔۔ گُرگ بہرِ شکار پھرتے ہیں ۞

یعنی اے سنی مسلمانو! جاگتے اور پہرہ دیتے رہو، یہ دنیا ویران جنگل کی طرح ہے اور یہاں چاروں طرف سے بھیڑیئے شکار کرنے کے چکّر میں گھوم رہے ہیں ہوشیار وخبردار رہو

ورنہ بھیڑیا آسانی سے تمہیں اپنا شکار بنالے گا اور تمہیں خبر تک نہ لگے گی کیونکہ تو (دنیا کے) ویران جنگل میں زندگی بسر کر رہا ہے اور یہاں بڑے بڑے بھیڑیے مثلاً رافضی خارجی نیچری، قادیانی، وہابی، دیوبندی، غیر مقلد، بدمذہب وغیرہ (ذیاب فی ثیاب) تیرا شکار کرنے نکلے ہوئے ہیں۔

احادیث مبارکہ سے دلائل

اب ذیل میں چند حدیثیں پیش کی جاتی ہیں اہل سنت و جماعت اِن مندرجہ ذیل حدیثوں کو پڑھیں اور باطل فرقوں کو پہچان کر اُن سے دور رہیں اور اپنے ایمان وعقائد کی حفاظت کریں۔

۞ حدیث میں ارشاد مصطفے ہے:

اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَ سَبْعِیْنَ مِلَّۃً وَّتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰث وَّ سَبْعِیْنَ مِلَّۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَّاحِدَۃً قَالُوْا مَنْ ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَ اَصْحَابِی۔"

(ترمذی شریف صفحہ ۸۹ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۰)

ترجمہ: "بنی اسرائیل بہتّر ۷۲ فرقوں میں بٹ گئے اور میری امّت تہتّر ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی ان میں ایک فرقہ والوں کے سوا باقی تمام فرقے والے جہنمی ہوں گے صحابۂ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) وہ ایک فرقہ والے کون ہیں؟ (یعنی ان کی پہچان کیا ہے؟) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ اسی طریقے پر قائم رہیں گے جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں۔"

اس حدیث شریف سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی یہ امت ۷۳ تہتّر فرقوں میں بٹے گی لیکن ان میں صرف ایک فرقہ والے جنتی اور باقی سب جہنمی ہوں گے اور جنتی فرقہ والوں کی پہچان یہ ہے کہ وہ حضور صلی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے صحابۂ کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کے طریقے پر ہوں گے اور ان کے عقیدے پر قائم رہیں گے اور وہ فرقہ اہل سنت و جماعت ہے۔ لہٰذا حدیثِ مذکورہ سے ثابت ہوا کہ ہر کلمہ گو، نماز پڑھنے والا، روزہ رکھنے والا، زکوٰۃ دینے والا، حج کرنے والا، داڑھی

رکھنے والا، سر پہ ٹوپی سجانے والا، جبہ ودستار والا، تسبیح پڑھنے والا جنتی نہیں۔

صلح کلیت کے فدائی اب صاف کھل کر بتائیں کیا جنتی اور جہنمی میں اتحاد ہوسکتا ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر صلح کلیت کی دعوت کیوں؟

۞ حدیث میں شریف میں ہے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ھٰذَا سَبِیْلُ اللّٰہِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ وَقَالَ ھٰذِہٖ سُبُلٌ عَلٰی کُلِّ سَبِیْلٍ مِنْھَا شَیْطَانٌ یَدْعُوْا اِلَیْہِ وَقَرَأَ وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ۔" (الایۃ)(نسائی، دارمی، مشکوۃ)

ترجمہ:" حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سمجھانے کے لیے ایک (سیدھی) لکیریں کھینچی پھر فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے پھر اسی سیدھے خط کے دائیں بائیں اور چند لکیریں کھینچ کر فرمایا کہ یہ بھی راستے ہیں ان میں سے ہر ایک راستہ پر شیطان بیٹھا ہوا ہے جو اپنی طرف بلاتا ہے پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی "**وان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعو السبل فتفرق بکم عن سبیلہ**"

(پارہ۸/رکوع٦/)

یعنی: یہ میرا سیدھا راستہ ہے تو اسی پر چلو اور دوسری راہوں پر نہ چلو کہ وہ تمھیں اس سیدھی راہ سے جدا کردیں گی۔"

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مذکورہ بالا حدیث کے تحت علمِ کلام کی مشہور کتاب مواقف کا یہ قول کہ" فرقۂ ناجیہ اہل سنت وجماعت اند" نقل کرکے فرماتے ہیں :یعنی نجات پانے والا فرقہ اہل سنت وجماعت کا ہے اگر اعتراض کریں کہ کیسے معلوم ہوتا ہے کہ فرقۂ ناجیہ اہل سنت وجماعت ہے اور یہی سیدھی راہ اور خدائے تعالیٰ تک پہنچانے والی راہ ہے اور دوسرے سارے راستے جہنم کے راستے ہیں اور ہر فرقہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ راہِ راست پر ہے اور اس کا مذہب حق ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ایسی بات نہیں ہے جو صرف دعویٰ سے ثابت ہوجائے (اس کے لیے) ٹھوس دلیل چاہئے اور اہل سنت وجماعت کی حقانیت کی دلیل

یہ ہے کہ یہ دینِ اسلام (سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہو کر (ہم لوگوں تک) پہنچا ہے عقائد اسلام معلوم کرنے کے لیے عقل کا ذریعہ کافی نہیں ہے اخبار متواترہ سے معلوم ہوا اور آثار صحابہ واحادیث کریمہ کی تلاش وتتبع سے یقین حاصل ہوا کہ سلف صالحین یعنی صحابہ وتابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور ان کے بعد کے تمام بزرگانِ دین اسی عقیدہ اور اسی طریقہ پر رہے ہیں اقوال ومذاہب میں بدعت ونفسانیت زمانۂ اول کے بعد (پیدا) ہوئی ہے صحابۂ کرام اور سلف متقدمین یعنی تابعین، تبع تابعین، مجتہدین میں کوئی اس مذہب پر نہیں تھا وہ لوگ اس نئے مذہب سے بیزار تھے بلکہ اس کے پیدا ہوجانے کے بعد محبت اور اٹھنے بیٹھنے کا جو لگاؤ اس قوم کے ساتھ تھا توڑ دیا اور (زبان وقلم سے) ردفرمایا صحاح ستہ اور ان کے علاوہ (احادیث کریمہ کی) دوسری مشہور ومعتمد کتابیں کہ جن پر احکامِ اسلام کا مدار ومبنیٰ ہوا ان کے محدثین اور حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی کے فقہاء وائمہ اور ان کے علاوہ دوسرے علماء جو ان کے طبقہ میں تھے سب اسی مذہب اہل سنت وجماعت پر تھے اور اشاعرہ وماتریدیہ جو اصول کلام کے ائمہ ہیں انھوں نے سلف کے مذہب اہل سنت وجماعت کی تائید وحمایت فرمائی اور دلائل عقلیہ سے اس کا اثبات فرمایا اور جن باتوں پر سنت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور اجماع سلف صالحین جاری رہا ان کو ٹھوس قرار دیا ہے اسی لیے اشاعرہ اور ماتریدیہ کا نام اہل سنت وجماعت پڑا اگرچہ یہ نام نیا ہے لیکن مذہب واعتقاد ان کا پرانا ہے ان کا طریقہ احادیث نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع اور سلف صالحین کے اقوال واعمال کی اقتداء کرنا ہے اور اگر وہ صوفیہ کے مشائخ متقدمین اور (زمانۂ موجود کے) شیوخ محققین جو طریقت کے استاد، عابد وزاہد، ریاضت کرنے والے، پرہیزگار، خداترس، حق تعالیٰ کی جانب متوجہ رہنے والے اور نفس کی حکومت سے الگ رہنے والے سب اسی مذہب اہل سنت وجماعت پر تھے جیسا کہ ان مشائخ کی معتمد کتابوں سے واضح ہے اور صوفیائے کرام کی نہایت ہی قابل اعتماد کتاب ''تعرّف'' ہے۔

جس کے بارے میں سیدنا شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے: کہ اگر ''تعرّف'' کتاب نہیں ہوتی تو ہم لوگ مسائل تصوف سے ناواقف رہ جاتے۔''

اس کتاب میں صوفیائے کرام کے جو اجماعی عقائد بیان کیے گئے ہیں وہ سب کے

سب بلا کم و کاست اہل سنت ہی کے عقائد ہیں ہمارے اس بیان کی سچائی یہ ہے کہ حدیث، تفسیر، کلام، فقہ، تصوف، سیَر اور تواریخ معتبرہ کی کتابیں جو کہ مشرق ومغرب کے علاقہ میں مشہور ومعروف ہیں جمع کی جائیں اور ان کی چھان بین کی جائے اور مخالفین بھی کتابوں کو لاویں تا کہ آشکارہ ہوجائے کہ حقیقت حال کیا ہے خلاصہ یہ ہے کہ دینِ اسلام میں سوادِ اعظم مذہب اہل سنت وجماعت ہے۔

(انوارالحدیث صفحہ ۹۵،تا ۹۷، بحوالہ اشعۃ اللمعات باب الاعتصام جلد اول صفحہ ۱۴۰ /)

۞ حدیث شریف میں ہے:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَأْتُوْنَکُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاءُکُمْ فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاهُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ۔"

(مسلم، مشکوٰۃ)

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں (ایک گروہ) فریب دینے والوں اور جھوٹ بولنے والوں کا ہوگا وہ تمھارے سامنے ایسی باتیں لائیں گے جن کو نہ تم نے کبھی سنا ہوگا نہ تمھارے باپ دادا نے تو ایسے لوگوں سے بچو اور انھیں اپنے قریب نہ آنے دو تا کہ وہ تمھیں گمراہ نہ کردیں اور فتنہ میں نہ ڈالیں۔"

مخبرِ صادق محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جن دجّالوں اور کذابوں کے آخری زمانہ میں پیدا ہونے کی خبر دی تھی موجودہ زمانہ میں ان کے مختلف گروہ پائے جاتے ہیں جو مسلمانوں کے سامنے ایسی باتیں کرتے ہیں کہ ان کے آباء واجداد نے کبھی نہیں سنا ہے ان میں کا ایک گروہ وہ ہے جو اپنے آپ کو اہلِ قرآن کہتا ہے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو صرف ایلچی سمجھتا ہے اور بس کھلم کھلا سب حدیثوں کا انکار کرتا ہے بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کا بھی منکر ہے یہ وہ باتیں ہیں جن کو ہمارے باپ دادا نے کبھی نہیں سنا تھا بلکہ انھیں تو خدائے تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے:

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ"

(پارہ،۵/رکوع،۵/)

یعنی:''اے ایمان والو! خدائے تعالیٰ کی اطاعت کرو اور (اس کے) رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرو۔''

ان میں کا ایک گروہ مرزا غلام احمد قادیانی کا ہے یہ گروہ مرزا کو مہدی، مجدد، نبی اور رسول مانتا ہے، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد دوسرے نبی کا پیدا ہونا جائز ٹھہراتا ہے یہ وہ باتیں ہیں جن کو ہمارے آباء واجداد نے کبھی نہیں سنا تھا بلکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں بتایا تھا کہ **''اَنَا خَاتِمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ''**

(مشکوٰۃ صفحہ ۴۶۵/)

یعنی:''میں آخر الانبیاء ہوں میرے بعد کوئی (نیا) نبی نہیں ہوگا۔''

اور قرآن کریم نے انھیں بتایا تھا کہ:

''مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللہِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ۔''

(پارہ،۲۲/رکوع،۲/)

یعنی: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تم مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں اور لیکن خدائے تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔''

یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات پر نبیوں کی پیدائش کا سلسلہ ختم ہے آپ نے بابِ نبوت پر مہر لگادی اب آپ کے بعد کوئی نبی ہرگز پیدا نہیں ہوگا اور ان میں کا ایک گروہ وہ ہے جسے وہابی دیوبندی کہا جاتا ہے اس گروہ کا عقیدہ یہ ہے کہ جیسا علم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہے ایسا علم تو بچوں، پاگلوں، اور جانوروں کو بھی حاصل ہے چنانچہ وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب''حفظ الایمان''میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کل علمِ غیب کا انکار کرتے ہوئے صرف بعض علمِ غیب کو ثابت کیا پھر بعض علمِ غیب کے بارے میں یوں لکھا:

> پھر یہ کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی ہی

کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔''

(حفظ الایمان، دارالکتاب دیوبند صفحہ ۱۵/)(معاذ اللہ رب العلمین)

اس گروہ کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آخرالانبیاء نہیں آپ کے بعد دوسرا نبی ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ بانئ دارالعلوم دیوبند قاسم نانوتوی نے اپنی کتاب ''تحذیرالناس'' میں لکھا ہے کہ

''عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنیٰ ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدّم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔''

(تحذیرالناس صفحہ ۳)

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن کا یہ مطلب سمجھنا کہ آپ سب میں آخری نبی ہیں یہ ناسمجھ اور گنواروں کا خیال ہے پھر اسی کتاب کے صفحہ ۲۸/ پر لکھا ہے:

اگر بالفرض بعدِ زمانۂ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔''

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی پیدا ہوسکتا ہے (العیاذ باللہ تعالیٰ)

اس گروہ کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ شیطان وملک الموت کے علم سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا علم کم ہے جو شخص شیطان وملک الموت کے لیے وسیع علم مانے وہ مومن ومسلمان ہے لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم کو وسیع اور زائد ماننے والا مشرک بے ایمان ہے، جیسا کہ اس گروہ کے پیشوا خلیل احمد انبیٹھوی نے اپنی کتاب براہینِ قاطعہ میں لکھا کہ

''شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔''

(براہینِ قاطعہ صفحہ ۵۱/) (معاذ اللہ رب العٰلمین)

اس گروہ کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ خدائے تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔

(رسالہ یکروزی صفحہ ۱۴۵/ مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی)

ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے۔

(تقویۃ الایمان صفحہ ۷۹/)

مذکورہ بالا عقیدوں کے علاوہ اور بھی اس گروہ کے بہت سے کفری عقیدے ہیں اس لیے مکہ معظّمہ، مدینہ طیبہ، ہند، سندھ، بنگال، پنجاب، برما، مدراس، گجرات، کاٹھیاواڑ، بلوچستان، سرحد اور دکن وکوکن کے سینکڑوں علمائے کرام ومفتیانِ عظام نے ان لوگوں کے کافر ومرتد ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ تفصیل کے لیے فتاویٰ حسام الحرمین اور الصوارم الھندیہ کا مطالعہ کریں۔

مسلمان کو مسلمان اور کافر کو کافر جاننا ضروریاتِ دین میں سے ہے اگرچہ کسی خاص شخص کے بارے میں یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوا یا معاذ اللہ تعالیٰ کفر پر، تاوقتیکہ اس کے خاتمہ کا حال دلیل شرعی سے ثابت نہ ہو مگر اس سے یہ نہیں ہو سکتا کہ جس نے قطعًا کفر کیا ہو اس کے کفر میں شک کیا جائے کہ قطعی کافر کے کفر میں شک کرنا بھی آدمی کو کافر بنا دیتا ہے۔

(بہارشریعت)

بعض ناواقف کہتے ہیں کہ اہلِ قبلہ کی تکفیر نہیں کرنا چاہئے خواہ وہ کیسا ہی عقیدہ رکھے اور کچھ بھی کرے یہ خیال غلط ہے صحیح یہ ہے کہ جب اہلِ قبلہ میں کفر کی کوئی علامت ونشانی پائی جائے یا اس سے کوئی بات موجبِ کفر صادر ہو تو اسے کافر کہا جائے گا۔

حضرت ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ان المراد بعدم تکفیر احد من اهل القبلة عند اهل السنة انه لا یکفر مالم یوجد شئ من امارات الکفر وعلاماته ولم یصدر عنه شئ من موجباته۔ ''یعنی اہل سنت وجماعت کے نزدیک اہل قبلہ میں سے کسی کو کافر نہ کہنے سے مراد یہ ہے کہ اسے کافر نہ کہیں گے جب تک کہ اس میں کفر کی کوئی علامت ونشانی نہ پائی جائے اور کوئی بات موجبِ کفر اس سے صادر

نہ ہو۔"

(شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۸۹/)

اور حضرت علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "**لاخلاف فی کفر المخالف فی ضروریات الاسلام وان کان من اھل القبلة المواظب طول عمرہ علی الطاعات کمافی شرح التحریر۔**"

یعنی: "ضروریات اسلام میں سے کسی چیز کا انکار کرنے والا بالاجماع کافر ہے اگرچہ اہل قبلہ سے ہو اور عمر بھر طاعت میں بسر کرے جیسا کہ شرح تحریر امام ابن ہمام میں ہے۔"

(شامی جلد اول صفحہ ۳۹۳/)

اور حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الخراج میں فرمایا کہ:

"**ایما رجل سب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او کذبہ او عابہ او تنقصہ فقد کفر باللہ تعالیٰ وبانت منہ امرأتہ۔**"

یعنی: "جو شخص مسلمان (اہل قبلہ ہوکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دشنام دے یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جھوٹ نسبت کرے یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی طرح کا عیب لگائے یا کسی وجہ سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان گھٹائے وہ یقیناً کافر خدا کا منکر ہو گیا اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔"

(انوار الحدیث صفحہ ۹۷/تا ۱۰۱/ شامی جلد اول صفحہ ۳۰۰/)

۞ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا حدیثوں میں سے پہلی حدیث میں فرمایا: کہ میری امت تہتّر ۷۳/فرقوں میں بٹ جائے گی ایک فرقہ جنت میں جائے گا پھر اس کی پہچان یہ بتائی کہ جس طریقے پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں (یعنی اہلِ سنت و جماعت) باقی بہتّر ۷۲ فرقے جہنم میں جائیں گے۔

۞ دوسری حدیث میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو سمجھانے کے لیے ایک سیدھی لکیر کھینچی اور فرمایا کہ یہ اللہ کا راستہ ہے اور یہ جنت کا راستہ ہے پھر اس کے دائیں بائیں چند لکیریں کھینچ کر فرمایا کہ یہ بھی راستے ہیں مگر ان راستوں میں شیطان بیٹھا ہوا ہے اور

یہ سارے جہنم میں لے جانے والے شیطانی راستے ہیں، لہٰذا سیدھا راستہ پر چلو دوسرے راستوں پر نہ چلو ورنہ سیدھے راستے سے الگ ہوجاؤ گے۔

❁ تیسری حدیث میں اُن باطل فرقوں کے متعلق غیب کی خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ آخری زمانے میں ایک گروہ فریب دینے والوں اور جھوٹ بولنے والوں کا ہوگا وہ تمہارے سامنے ایسی باتیں کریں گے جو نہ کبھی تم نے سنا اور نہ تمہارے باپ دادا نے سنا ہوگا جب ایسے لوگ ظاہر ہوجائیں تو ایسے لوگوں سے بچو اور انھیں اپنے قریب نہ آنے دو تاکہ وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

پھر اُن بدمذہبوں سے ملنے جلنے، اٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے، اتحاد و اتفاق کے متعلق درجنوں حدیثوں میں رد فرمایا، اور اُن سے دور ونفور رہنے کا حکم فرمایا مگر صلح کلیت کے شیدائیوں کو نہ قرآن وحدیث سے مطلب ہے، نہ اقوالِ صحابہ، تابعین وتبع تابعین، ائمۂ مجتہدین، سلف صالحین، بزرگانِ دین اور نہ اجماع امت سے مطلب، ہاں اگر اُنھیں مطلب ہے تو دنیاوی دولت، مکان، زمین، جائداد، چند دنوں کی سستی شہرت اور فتنہ وفساد پھیلانے سے ،اس لیے ہر جگہ یہ نعرہ لگاتے پھرتے ہیں، سب کے سب متحد ہوجاؤ، ایک پلیٹ فارم پر آجاؤ اور یہ قرآن وحدیث، اقوالِ صحابہ، تابعین وتبع تابعین، ائمۂ مجتہدین، سلف صالحین، بزرگانِ دین اور اجماعِ امت سے بغاوت ہے۔

لہٰذا اے صلح کلیت کے داعیو! کان کھول کر سن لو ہم نہ قرآن وحدیث سے بغاوت برداشت کریں گے، نہ اقوالِ صحابہ، تابعین وتبع تابعین، ائمۂ مجتہدین، سلف صالحین، بزرگانِ دین، اور نہ اجماعِ امت سے بغاوت برداشت کریں گے۔ بلکہ تمہارے باطل نظریات کے تابوت پر آخری کیل ٹھونک کر ہی دم لیں گے ہاں اتحاد واتفاق کی ایک ہی صورت ہے کہ پہلے جملہ مذاہبِ باطلہ کے لوگ اپنے اپنے کفریہ عقائد اور مذاہبِ باطلہ سے توبہ واستغفار کرکے تجدید ایمان، تجدید نکاح، اور تجدید بیعت کرکے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ
امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ کی چوکھٹ پکڑ کر کہے کہ

❁ میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لو لے کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے ❁

ورنہ قیامت تک اتحاد و اتفاق نہیں ہوسکتا۔

❁ حدیث شریف میں ہے:

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ۔"

(مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ: ''حضرت ابراہیم بن میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ: جس نے کسی بدمذہب کی تعظیم وتوقیر کی تو اُس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی۔''

حضرت علامہ الشیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں کہ:

درتوقیر وے استخفاف واستہانت سنت ست وایں می کشد بویران کردن بنائے اسلام۔''

یعنی: ''بدمذہب کی تعظیم وتوقیر میں سنت کی حقارت اور ذلّت ہے اور سنت کی حقارت اسلام کی بنیاد ڈھانے تک پہنچادیتی ہے۔''

(اشعۃ اللمعات جلد اول صفحہ ۱۴۷ /)

اے مسلمانوں میں انتشار وافتراق پیدا کرنے والے صلح کلیت پسند رہزنو! انصاف سے بتاؤ جب گستاخانِ خدا اور رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اٹھ بیٹھ کروگے، میل جول رکھوگے، کھاؤگے پیوگے تو ایک دوسرے کی تعظیم کرنی پڑے گی یا نہیں؟ یقیناً کرنی پڑے گی جب بدمذہبوں کی تعظیم وتوقیر کروگے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اسلام کی بنیاد ڈھانے پر تمہاری مدد ہوگی یا نہیں؟ یقیناً ہوگی تو کیا اب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر بھی شدت پسند کا فتویٰ لگاؤگے؟ (معاذ اللہ صد بار معاذ اللہ) کچھ تو ہوش کے ناخن لو۔

❁ حدیث شریف میں ہے:

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَأَيْتُمْ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَاكْفَهِرُّوْا فِيْ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللهَ يَبْغُضُ كُلَّ مُبْتَدِعٍ۔"

(ابن عساکر)

ترجمہ: ’’حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جب تم کسی بدمذہب کو دیکھوتو اس کے سامنے ترشروئی سے پیش آؤ اس لیے کہ خدا تعالیٰ ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے۔‘‘

اے مسلمانو! اللہ عزوجل کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ جب کسی بدمذہب کو دیکھوتو اُس کے سامنے ترشروئی سے پیش آؤ یعنی اس سے چہرہ پھیرلو اس کے ساتھ سختی کرو مگر صلح کلیت کے پرچارک ہر ایک کے ساتھ ملنے جلنے اٹھنے بیٹھنے کی دعوت دیتے پھرتے ہیں جواب صلح کلیوں پر قرض ہے بات اُن کی مانی جائے؟ یا اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی؟ مسلمانوں تُم ہی فیصلہ کرو بات کس کی مانی جائے گی اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یا پھر صلح کلیت پسند پرچارکوں کی؟ یقیناً سنی صحیح العقیدہ کا جواب یہی ہوگا کہ اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر عمل کیا جائے گا نہ کہ صلح کلیت پسند پرچارکوں کی باتوں پر۔

❁ حدیث شریف میں ہے:

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَھْلُ الْبِدْعِ کِلَابُ اَھْلِ النَّارِ۔‘‘

(دار قطنی)

ترجمہ: ’’حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ بدمذہب، دوزخ والوں کے کتے ہیں۔‘‘

اے مسلمانو! بدمذہبوں کے متعلق تو سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ بدمذہب دوزخ والوں کے کتے ہیں تو کیا کوئی سنّی صحیح العقیدہ دوزخ والوں کے کتوں کے ساتھ اتحاد واتفاق، ملنا جلنا، اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، شادی بیاہ کرنا پسند کرے گا نہیں اور ہرگز نہیں۔

❁ حدیث شریف میں ہے:

عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْبَلُ اللہُ

لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَوْمًا وَّلَا صَلٰوةً وَّلَا صَدَقَةً وَّلَا حَجًّا وَّلَا عُمْرَةً وَّلَا جِهَادًا وَّلَا صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا يَّخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ۔"

(ابن ماجه)

ترجمہ: ''حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: کہ خدائے تعالیٰ کسی بدمذہب کا نہ روزہ قبول کرتا ہے نہ نماز نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ نفل نہ فرض بدمذہب دین اسلام سے ایسے نکل جاتا ہے جیسا کہ گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔''

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو یہ فرمائیں کہ بدمذہبوں کا نہ روزہ قبول نہ نماز، نہ صدقہ، نہ زکوٰۃ، نہ حج، نہ عمرہ، نہ جہاد، نہ نفل، نہ فرض، نہ کچھ خرچ کرنا بلکہ بدمذہب دین سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے گوندھے ہوئے آٹے سے بال ایسی صورت میں بدمذہبوں کا رد نہ کر کے حق و باطل کو ملانے کی ناپاک کوشش کرنا یہ حماقت نہیں تو اور کیا ہے اس لیے علمائے حق اہل سنت و جماعت ہمیشہ اہل سنت و جماعت کو تنبیہ کرتے رہتے ہیں کہ اے سنیو! اُن بدمذہبوں کی نماز، روزہ، حج وزکوٰۃ، صدقہ وخیرات، نفل وفرض وغیرہ ظاہری عبادتوں کو دیکھ کر بہک مت جانا یہ شہد دکھا کر زہر پلاتے ہیں اس لیے اُن سے دور رہنا اور اُنھیں اپنے سے دور رکھنا اُن کے جھانسے میں نہ آنا ورنہ دنیا وآخرت برباد ہو جائیں گی۔

❁ حدیث شریف میں ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يُفْتِنُوْنَكُمْ اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ وَاِنْ لَقِيْتُمُوْهُمْ فَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَيْهِمْ وَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُوَاكِلُوْهُمْ وَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَيْهِمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ۔"

(نوٹ یہ حدیث مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، عقیلی، اور ابن حبان کی روایات کا مجموعہ ہے)

ترجمہ: ''سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدمذہب سے دور رہو اور انھیں اپنے قریب نہ آنے دو کہیں وہ تمھیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمھیں فتنہ میں نہ ڈال دیں اگر وہ بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو اگر مر جائیں تو ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو، ان سے ملاقات ہو تو انھیں سلام نہ کرو ان کے پاس نہ بیٹھو، ان کے ساتھ پانی نہ پیو، ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ، ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو، ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔''

اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہم اہلِ سنت و جماعت کو بدمذہبوں سے الگ

اور دور ونفور رہنے کا حکم اس لیے دیا ہے کہ اُن کے ساتھ اٹھنے، بیٹھنے، اور ملنے جلنے سے بدمذہبیت کی نفرت دل سے جاتی رہتی ہے، جس کے بعد ایمان بہت آسانی سے زائل ہو جاتا ہے۔

فقیہ اعظم حضور صدر الشریعہ علامہ امجد علی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

بدمذہب کی صحبت سم قاتل ہے۔'' (سم قاتل یعنی جلد ہلاک کرنے والا زہر)

(بدمذہبوں سے میل جول صفحہ ۵۳ بحوالہ فتاویٰ امجدیہ ۴/۹۷)

مگر آج جب علمائے حق اہلِ سنت و جماعت مذکورہ بالا حدیث پر عمل کرتے ہوئے اہل سنت و جماعت کو اس پر سختی سے قائم رہنے کے لیے اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حکم سناتے ہیں تو صلح کلیت پسند جماعت کے پیٹ میں مروڑ اٹھتا ہے اور پھر بکواس شروع کر دیتا ہے ارے یہ تو شدت پسند ہیں۔

لہٰذا اے صلح کلیت کے شیدائیو! کان کھول کر سن لو، ہاں ہم شدت کرتے ہیں مگر اہلِ سنت و جماعت کے لیے نہیں بلکہ بدمذہبوں، بدعقیدوں، وہابیوں، دیوبندیوں، غیر مقلدوں، شیعوں، رافضیوں، خارجیوں، قادیانیوں، نیچریوں، صلح کلیوں، وغیرہ کے لیے اور اس کا حکم ہمیں قرآن دے رہا ہے حدیث دے رہی ہے اور اجماعِ اُمّت دے رہا ہے اور یہ شدت بداخلاقی نہیں بلکہ خُلقِ عظیم میں داخل ہے اس لیے تو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

دشمنِ احمد پہ شدت کیجئے ملحدوں کی کیا مروت کیجئے

بدعتوں اور بدمذہبوں کے خلاف صحابۂ کرام، تابعین، وتبع تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور ائمۂ مابعد کی سرگرمیاں

اب تک جو کچھ بھی ہم نے ذکر کیا یہ کتاب وسنت کے ارشادات تھے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور بعد کے ائمہ وعلماء کتاب وسنت پر عمل کر کے راہِ حق دکھاتے رہے، مسلمانوں کو بدمذہبوں سے متنبہ کرتے رہے، کلمۂ اسلام کو سربلند کرتے رہے اور ہر باطل کا رد وابطال کر کے اُس سے اپنی برأت وبیزاری کا اظہار فرماتے رہے، اگر اُن کی زبردست کوششیں نہ رہی ہوتیں تو آج اسلام کی شناخت نہ ہو پاتی۔

اب ہم صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور ائمہ وعلماء کے طریقے پر نظر ڈالتے ہیں۔ تاکہ یہ حق سے وابستگی رکھنے والے ہر شخص کے لیے نمونۂ عمل بن جائے کیوں کہ اُن کا

طریقہ ہی وہ صراطِ مستقیم ہے جس کی طرف ہدایت پانے اور جس پر ثابت قدم رہنے کے لیے ہم ہر نماز میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں تواتر اور تسلسل سے معلوم ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منکرین زکوٰۃ سے جہاد فرمایا جب کہ وہ اسلام سے نسبت رکھتے اور مسلمان کہلاتے تھے اِس جہاد کے درست ہونے پر اُنھیں پوری طرح انشراح صدر حاصل تھا اور اُنھوں نے اِس میں توقف اور تردد کرنے والوں کے سامنے اِس کی ایسی وضاحت فرمائی کہ اُن لوگوں نے یقین کرلیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کی رائے حق ودرست ہے پھر سب نے اجماعی طور پر اُن کی موافقت کی۔ پورا واقعہ کچھ اس طرح ہے خلیفۂ دوم حضرت عمرِ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصالِ ظاہری فرمایا تو عرب کے بعض لوگ مرتد ہوگئے اور انھوں نے کہا ہم نماز پڑھیں گے لیکن زکوٰۃ نہیں دیں گے پس میں خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا اے خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو تالیفِ قلوب کیجئے اور ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیجئے یہ لوگ تو بالکل جانوروں کی طرح ہیں یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے تو تم سے تعاون کی امید تھی اور تم مجھے ہی پست کیے دیتے ہو تم عہدِ جاہلیت (قبلِ اسلام) میں تو بڑے جری اور بہادر تھے اسلام قبول کرنے کے بعد اس قدر کمزور ہوگئے بتاؤ میں کس طرح (کس ذریعہ سے) ان کی تالیف قلوب کروں؟ کیا میں انھیں جھوٹے شعر سناؤں یا سحر مفتری سے انھیں رام بناؤں؟ افسوس صد افسوس محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصال فرماگئے اور وحی کا سلسلہ بند ہوگیا! واللہ جب تک میرے ہاتھ میں تلوار ہے میں زکوٰۃ نہ دینے والوں سے اس وقت تک جہاد کروں گا جب تک کہ وہ زکوٰۃ ادا نہ کردیں حضرت عمرِ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس معاملہ میں خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میں نے اپنے سے زیادہ مستعد اور اجرائے احکام میں سخت پایا۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: کہ مجھ سے یہ بھی فرمایا کہ جب تم کو ان کا حاکم بنایا جائے گا تو اس وقت تم کو ان غمگساری کا حال معلوم ہوگا ابوالقاسم بغوی رحمۃ اللہ علیہ اور ابوبکر شافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فوائد میں اور حضرت ابن عساکر حضرت عائشہ صدیقہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے بعد نفاق نے سر اٹھایا اور کچھ لوگ مرتد ہو گئے اور کچھ لوگوں نے علیحدگی اختیار کر لی اتنی مشکلیں جمع ہوگئی کہ اگر اتنی مشکلات پہاڑ پر پڑتی تو وہ بھی بار کو نہ اٹھا سکتا لیکن میرے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زبردست استقلال سے ہر مشکل کا مقابلہ کیا اور ہر ایک کا حل نکالا۔''

(تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۰۶ ناشر شبیر برادرز اردو بازار لاہور پاکستان)

پھر آپ مہاجرین وانصار کو ساتھ لے کر اَعراب کی طرف نکل پڑے اور جب وہ بھاگ کھڑے ہوئے تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ امیرِ لشکر بنا کر واپس آ گئے انھوں نے اَعراب کو جگہ جگہ گھیرا تو اللہ تعالیٰ نے انھیں ہر جگہ فتح عطا فرمائی اب صحابۂ کرام خصوصًا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی رائے کے صحیح ہونے کا اعتراف کیا اور کہا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سینہ کھول دیا ہے اور انھوں نے جو کچھ کیا وہ حق ہے اور واقعہ بھی یہی ہے کہ اگر اس وقت مانعینِ زکوٰۃ کی سرکوبی نہ کی جاتی اور اُنھیں چھوٹ دیدی جاتی تو پھر کچھ لوگ نماز کے بھی منکر ہو جاتے اور بعض لوگ روزہ سے بھی انکار کر دیتے اور کچھ لوگ بعض دوسری چیزوں کا انکار کر دیتے تو اسلام اپنی شان وشوکت کے ساتھ باقی نہ رہتا بلکہ کھیل بن کے رہ جاتا اور اس کا نظام درہم برہم ہو جاتا مانعینِ زکوٰۃ اور اُن سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جہاد کے نتیجہ میں حضرت صدرالافاضل علامہ نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں: یہاں سے مسلمانوں کو سبق لینا چاہئے کہ ہر حالت میں حق کی حمایت اور ناحق کی مخالفت ضروری ہے اور جو قوم ناحق کی مخالفت میں سستی کرے گی وہ جلد تباہ ہو جائے گی آج کل بعض سادہ لوح باطل فرقوں کے رد کو بھی منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس وقت آپس کی جنگ موقوف کرو انھیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طریقِ عمل سے سبق لینا چاہئے کہ آپ نے ایسے نازک وقت میں بھی باطل کی سرشکنی میں توقف نہ فرمایا جو فرقے اسلام کو نقصان پہنچانے کے لیے پیدا ہوئے ہیں ان سے غفلت برتنا یقینًا اسلام کی نقصان رسانی ہے۔

(سوانح کربلا صفحہ ۴۶ / ۴۷ /)

اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صرف کلمہ اور نماز مسلمان ہونے کے لیے کافی نہیں بلکہ اسلام کی ساری باتوں کو ماننا ضروری ہے لہٰذا اگر کوئی شخص اسلام کے سارے احکام پر ایمان رکھتا ہو لیکن ضروریاتِ دین میں سے کسی ایک بات کا انکار کرتا ہو تو وہ کافر و مرتد ہے جیسے کہ مانعینِ زکوٰۃ ایک بات کا انکار کر کے کافر و مرتد ہوئے (نعوذ باللہ من ذالک) اور مسیلمہ کے ساتھی و مانعینِ زکوٰۃ کے کافر و مرتد ہونے سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ”عرب میں کافر و مرتد نہ ہوں گے“ یہ کہنا غلط ہے افضل البشر بعد الانبیاء (علیہم السلام) خلیفۂ اول حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو مانعینِ زکوٰۃ کے خلاف جہاد کریں اور کہیں کہ بخدا میں اس وقت تک لڑتا رہوں گا جب تک تلوار میرے ہاتھ میں ہے، اور حضرت عمرِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نرمی والے مشورے پر تو یہ فرمائیں کہ اسلام قبول کرنے سے پہلے بڑے جری اور بہادر تھے اسلام قبول کرنے کے بعد اس قدر کمزور ہو گئے اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیان کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے بعد میرے والد پر اتنی مشکلیں جمع ہو گئی کہ اگر اتنی مشکلات پہاڑ پر پڑتی تو وہ بھی بار کو نہ اٹھا سکتا مگر میرے والد نے زبردست استقلال سے ہر مشکل کا مقابلہ فرمایا اور ہر ایک کا حل نکالا مذکورہ بالا حوالہ جات سے معلوم ہوا بد مذہبوں، بدعقیدوں، کافروں اور مرتدوں کے ساتھ نرمی برتنا جائز نہیں مگر صلح کلیت پسند ٹولہ کو یہ پسند نہیں۔

لہٰذا اے سنی جنتی مسلمانو! ہمیشہ ہوشیار اور خوابِ غفلت سے بیدار اور صلح کلیوں سے دور رہو اور ان کی باتوں پر کان نہ دھرو ورنہ ایمان و عقیدے کی پونجی برباد ہو سکتی ہے۔

۞ امیر المومنین فاروقِ اعظم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں ایک مقدمہ پیش ہوا مقدمہ کی نوعیت یہ تھی کہ ایک منافق اور یہودی میں جھگڑا تھا یہودی حق پر تھا جب کہ منافق غلطی پر فیصلے کے لیے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں مقدمہ پیش ہوا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہودی کے حق میں فیصلہ دیا۔ مگر منافق راضی نہ ہوا پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس فیصلہ کے لیے گیا، واقعہ کی سماعت کے بعد انھوں نے بھی یہودی کے حق میں فیصلہ فرما دیا۔ مگر منافق کو اطمینان نہ ہوا اور نہ وہ ان فیصلوں سے راضی

ہوا پھر دونوں فاروقِ اعظم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے یہودی نے کہا کہ فاروق اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فیصلہ سے قبل ایک بات میری سماعت فرمالیں حکم ہوا کہو یہودی نے کہا کہ: اس مقدمہ کا فیصلہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما چکے ہیں مگر یہ مدعیِ اسلام شخص راضی نہیں ہوتا فاروق اعظم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں ابھی فیصلہ کیے دیتا ہوں آپ نے تلوار اٹھائی اور اس منافق کی گردن اڑا دی اور فرمایا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلے سے راضی نہ ہو اس کے لیے میرا یہی فیصلہ ہے غور کرنے کا مقام ہے کہ ابھی تک کوئی ایسا حکم نازل نہیں ہوا تھا جس کی روشنی میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس قسم کا فیصلہ فرماتے مگر چونکہ اس مدعیِ اسلام کا طرز عمل بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آداب کے خلاف تھا بے ہودگی کے انداز میں فیصلہ نہ ماننا فیصلہ کرنے والے کی توہین تھی اس لیے فاروق اعظم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کو قتل کر دیا کہ ایسا شخص لاکھ کلمہ پڑھے مسلمان نہیں ہوسکتا۔

(منصبِ رسالت کا ادب واحترام صفحہ ۳۱)

نام نہاد مسلمان، توہینِ رسالت کے مرتکب، رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلہ کے منکر کو حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قتل کر دیا مگر آج اگر ضروریاتِ دین کے منکرین کو قرآن وحدیث واجماعِ امت کے دلائل وبراہین کی روشنی میں کافر ومرتد کہا جاتا ہے اور ان سے دور رہنے کی تاکید کی جاتی ہے اور اُن سے اتحاد واتفاق کو ناجائز وحرام کہا جاتا ہے بدعقیدوں اور بدمذہبوں کی تردید کی جاتی ہے تو صلح کلیت کے متوالے شور مچانا شروع کر دیتے ہیں کہ ارے یہ تو شدت پسند ہیں اور اُنہی علماء حق کے خلاف بکواس شروع کر دیتے ہیں جو اللہ ورسول عز وجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصحابہ وتابعین تبع تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ائمہ دین وعلمائے کرام بزرگانِ دین علیہم الرحمہ کے فرامین پر عمل کرتے ہوئے اہل سنت وجماعت کو آگاہ کرتے ہیں کہ ایسے لوگوں سے دور رہو اور اُنھیں اپنے قریب نہ آنے دو اُن کی باتیں نہ سنو۔

لہٰذا اے مسلمانو! فیصلہ تمھیں کرنا ہے کہ اللہ ورسول عز وجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ تابعین وتبع تابعین، بزرگانِ دین کے مقابلے میں صلح کلیت کی کیا حیثیت وحقیقت

ہے اور ہم اہل سنت و جماعت کو ایسے لوگوں کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہئے۔

(۲) امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی شریف سے تشریف لا رہے ہیں راہ میں ایک مسافر ملتا ہے اور سوال کرتا ہے کہ میں بھوکا ہوں آپ ساتھ چلنے کا اشارہ فرماتے ہیں وہ پیچھے پیچھے کاشانۂ اقدس تک پہنچتا ہے امیر المومنین خادم کو کھانا لانے کے لیے حکم دیتے ہیں خادم کھانا لاتا ہے اور دسترخوان بچھا کر سامنے رکھتا ہے کھانا کھانے میں وہ مسافر بدمذہبی کے کچھ الفاظ زبان سے نکالتا ہے امیر المومنین خادم کو حکم فرماتے ہیں کھانا اس کے سامنے سے فوراً اٹھاؤ اور اس کا کان پکڑ کر باہر کردو خادم اسی وقت حکم بجالاتا ہے۔

(کنز العمال جلد دہم صفحہ ٤٦٦ / ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت حصہ اول صفحہ ١٦٨ /)

صلح کلیت پسند گُرگو! کیا حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذکورہ فعل بدمذہب کے ساتھ غلط تھا؟ نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر سنیوں کو وہابیوں، دیوبندیوں، غیر مقلدوں، رافضیوں، خارجیوں، شیعوں، نیچریوں قادیانیوں، بدمذہبوں اور بدعقیدوں سے میل جول، اتحاد و اتفاق کی دعوت دینے کا کیا مطلب و مقصد؟ ہاں مطلب و مقصد صرف یہی ہوسکتا ہے مسلمانوں کو بے ایمان و بدعقیدہ بنانے کی ناپاک کوشش، چند دنوں کی سستی شہرت نوکری پیسہ، زمین و جائداد اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں، لہذا اے سنیو! ہوشیار رہو تمہارے ایمان و عقائد کو برباد کرنے کے لیے چاروں طرف ڈاکو گھوم رہے ہیں اور یہ ایسے شاطر ڈاکو ہیں کہ تم سے تمہارا ایمان بھی چھین لیں گے اور تمھیں خبر بھی نہ لگے گی۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں:

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے سونے والو! جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

یعنی اے لوگو! دنیا کا جنگل ویران و بے آب ہے جبکہ رات اندھیری ہے اور اوپر سے کالی گھٹا بھی چھا چکی ہے، خبردار ایسی حالت میں تو نیند آتی ہی نہیں اگر سوئے ہوئے بھی بیدار ہوجاؤ کیوں کہ یہاں حفاظت کرنے والے خود لٹیرے ہیں یعنی اپنے دین و ایمان کے مال واسباب کو نفس و شیطان کی ڈاکہ زنی سے محفوظ رکھو باقی رہے خود نفس و شیطان جو ہر انسان کے ساتھ ساتھ رہتے ہیں گویا یہ ثابت کرتے ہیں کہ ہم تیرے محافظ ہیں جبکہ حقیقت یہی انسان

کے ایمان واعمال کو لوٹنے والے سب سے بڑے چور اور لٹیرے ہیں اگر چہ اس شعر میں رات اندھیری اور کالی گھٹا سے مراد گناہوں کی سیاہی ہو سکتی ہے انھیں کی آڑ میں شیطان بندے کا دین و ایمان برباد کرتا ہے۔
(شرح حدائق بخشش صفحہ ۵۴۱/ملخص)

آنکھ سے کاجل صاف چرالیں یاں وہ چور بلا کے ہیں تیری گٹھڑی تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے

یعنی: اس دنیا میں ایسے ایسے چالاک وہوشیار چور گھوم رہے جو آنکھ سے سرمہ بھی نکال لیں (ایمان کا نور) اور تجھے خبر تک نہ ہوا نہی چوروں نے تیری گٹھڑی (دین وایمان) پر نظر رکھی ہوئی ہے اور تو اتنا بے خبر ہو کر نیند پوری کر رہا ہے کہ پرواہ ہی نہیں۔

اس شعر میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے بدمذہبوں کی فریب کاری کا پردہ چاک کیا ہے اور بھولے بھالے سنیوں کو ان کی صحبتِ بد سے بچنے کی تلقین کی ہے، چند دن ان چوروں کے پاس بیٹھنے والا کتنا ہی عقیدے میں پختہ کیوں نہ ہو ضرور کانا پلاّ ہو کر واپس آتا ہے کیونکہ ان کی مکاری اور فریب دہی شیطان کو بھی پیچھے چھوڑ دیتی ہے چالیس چالیس سال ہماری مسجدوں میں رہ جاتے ہیں مگر ہمارے سادہ لوح بھولے بھالے (اکثر هم الله فی الجنة بله) کے مصداق سنیوں کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے، فاتحہ، ختم، درود، میلاد شریف وغیرہ سب کچھ ہوتا رہتا ہے اور ساتھ ساتھ بدعقیدگی کا پرچار بھی منافقانہ طریقے سے جاری رہتا ہے۔
(شرح حدائق بخشش صفحہ ۵۶۲/ملخص)

❁ اور یہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، انھیں معلوم ہوا کہ ایک شخص مسلمان ہونے کے بعد کافر ہو گیا تو آپ نے اسے تین بار اسلام کی دعوت دی پھر بھی وہ نہ مانا تو اس نے اس کا سر قلم کر دیا۔
(فتنوں کا ظہور اور اہل حق کا جہاد صفحہ ۱۴۲/)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو ایک شخص کو مسلمان ہونے کے بعد کافر ہونے کی وجہ سے تین بار اسلام کی دعوت دینے کے بعد کفر پر اڑا رہنے کی وجہ سے اسے قتل کر دیا مگر آج جب ضروریاتِ دین کے منکروں کو کافر ومرتد کہا جاتا ہے اور بدمذہبوں سے دور

ونفور رہنے کی تاکید جاتی ہے تو صلح کلیت پسند ٹولہ شور وغوغا مچانا شروع کر دیتا ہے کہ ارے یہ تو شدت پسند ہیں۔(معاذ اللہ صد بار معاذ اللہ)

تواتر کے ساتھ یہ ثابت ہے کہ سیدنا مولیٰ علی شیر خدا علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خارجیوں کے ساتھ جنگ کی جب وہ لوگ دین سے نکل گئے اور یہ کہا کہ:"اللہ کے حکم کے سوا کسی کا حکم نہیں"تو حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ بات تو حق ہے مگر اُس سے ایک غلط مطلب لیا گیا ہے کیوں کہ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حَکَم بنانے کا مشورہ قبول فرمالیا تو اُن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے قول " **ان الحکم الا للہ** " (یعنی حکم صرف اللہ کا ہے) کو دلیل بنا کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تکفیر کی اور انھیں مشرک قرار دیا اسی طرح ہم اُن کے متبعین وہابیوں کو دیکھتے ہیں کہ یہ لوگ ہر اُس شخص کو کافر ومشرک ٹھہراتے ہیں جو اِس بات کا قائل ہو کہ انبیائے کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے بتانے سے غیب کی باتیں جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے قدرت عطا فرمانے سے کائنات میں تصرف کرتے ہیں اس سلسلے میں یہ لوگ " **لا یعلم من فی السموت ولا رض الغیب الا اللہ** ''اور'' **قل لا املك لنفسی نفعا ولا ضرا الا ماشاء اللہ** '' جیسی آیتوں سے استناد کرتے ہیں اور اُن کی مراد اور مطلب کی انھیں خبر نہیں۔

(فتنوں کا ظہور اور اہل حق کا جہاد صفحہ ۱۴۲ /ملخص)

شیر خدا علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانے کے مسلمان کہلانے والے بدمذہب خارجیوں کی نماز روزہ تلاوتِ قرآن اور دیگر عبادات کا پاس ولحاظ نہ کیا ان کے ساتھ یارانہ و دوستانہ کا ہاتھ نہ بڑھایا ان کو اپنا دینی بھائی قرار نہ دیا ان سے میل جول روا نہ رکھا بلکہ ان کے فتنہ وفساد ان کی بدمذہبی کے باعث ان پر قتال و جہاد فرمایا مسلمانوں کو الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کا سبق پڑھاتے ہوئے آپ نے اور آپ کی فوج نے پانچ ہزار خارجی غیر مقلدوں کو قتل کیا جن میں مولوی، عالم، قاری سب ہی طرح کے لوگ تھے اے صلح کلیت کے شیدائیو بتاؤ! سیدنا مولائے کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خارجیوں کے ساتھ یہ برتاؤ تعلیم نبوی کے عین مطابق تھا یا نہیں؟ جب مطابق تھا اور بالکل مطابق تھا تو پھر صلح کلیت کی دعوت کا کیا مطلب؟

❁ اور یہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جو خوارج کی مذمت کرتے اور انھیں اللہ کی

بدتر مخلوق شمار کرتے آپ کا ارشاد ہے: ان لوگوں نے ایسی آیات کو سند بنایا جو کافروں کے بارے میں نازل ہوئیں پھر انھیں مومنوں پر فٹ کیا۔''

(فتنوں کا ظہور اور اہل حق کا جہاد بحوالہ بخاری ۲ / ۱۰۲۴ / مطبوعہ دہلی)

سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو خارجیوں کی بھرپور مذمت اور اُنھیں اللہ تعالیٰ کی بدترین مخلوق شمار کریں مگر صلح کلیت کے شیدائی جملہ مذاہب باطلہ کی تعریف وتوصیف میں زبان تر رکھتے ہیں (معاذ اللہ صد بار معاذ اللہ)

عینی شرح بخاری جلد یازدہم صفحہ ۱۴۰ / میں ہے:

''کان عبداللہ بن عمر وابن عباس وابن ابی اوفی وجابر وانس بن مالك وابوهريرة و عقبه بن عامر واقرانهم رضی اللہ تعالی عنهم یوصون الی اخلافهم بان لایسلمو علی القدرية ولا یعودوهم ولا یصلوا خلفهم ولا یصلوا علیهم اذا ماتوا۔''

(سوانح اعلیٰ حضرت صفحہ ۱۱۵ / بحوالہ اربعین شدت صفحہ ۵۳ /)

یعنی: ''عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس، ابن اوفی، جابر، انس بن مالک، ابوہریرہ، عقبہ بن عامر وغیرہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم (اپنے زمانے کے مسلمان کہلانے والے قدری بدمذہبوں کے بارے میں اپنی نسلوں کو سخت تاکید فرمایا کرتے تھے کہ ان لوگوں کو سلام نہ کرنا ان کی بیمار پرسی کو نہ جانا ان کے پیچھے نماز نہ پڑھنا اور ان میں جو مر جائیں ان کی نماز جنازہ نہ پڑھنا۔''

صلح کلیت کے متوالو! صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنی نسلوں کو اپنے دور کے مسلمان کہلانے والے بدمذہبوں سے بالکل دور ونفور رہنے کی جو وصیت فرمائی تو وہ تعلیم نبوی کے عین مطابق ہے یا نہیں اسی طرح آج علمائے اہل حق سنی مسلمانوں کو دور حاضرہ کے بدمذہبوں سے الگ رہنے کی جو تلقین فرماتے رہتے ہیں وہ بھی اسلامی تعلیم کے عین مطابق ہے یا نہیں۔

صحابۂ کرام کے بعد تابعین کا دور آتا ہے۔ تابعین رضی اللہ عنہم سے بدمذہبوں سے برأت اور ان کے رد وابطال میں بہت سے آثار وارد ہیں کیوں کہ ان کے زمانہ میں بدمذہبوں کی تعداد

زیادہ ہوگئی تھی اور وہ زور پکڑ چکے تھے۔

دارمی شریف میں ہے:

دخل رجلان من اصحاب الاهواء علی ابن سیرین فقالا یاابابکر نحدثك بحدیث فقال لا قالا نقراء علیك اية من كتاب الله قال لا لتقومان عنی اولا قومن قال الراوی فخرجا فقال بعض القوم یاابابکر وما علیك ان یقرءا علیک اية من كتاب الله قال انی خشیت ان یقرءا علی اية فیحر فانه فیقر ذالك فی قلبی۔"

(سوانح اعلیٰ حضرت صفحہ ۱۱۶ / بحوالہ اربعین شدت ۵۲ /)

یعنی: "جلیل الشان تابعی حضرت امام محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں دو بدمذہبوں نے آکر عرض کی کہ حضرت ہم آپ کے سامنے ایک حدیث بیان کرنا چاہتے ہیں آپ نے جواب دیا کہ (میں تیار نہیں ہوں) ان دونوں نے عرض کی کہ (اگر اجازت ہوتو) ہم قرآن شریف کی کوئی آیت پڑھیں آپ نے فرمایا نہیں تم لوگ یا تو میرے پاس سے چلے جاؤ ورنہ میں یہاں سے اٹھتا ہوں تب وہ دونوں چلے گئے پھر حاضرین مجلس میں سے کسی نے کہا حضرت! اگر وہ قرآن مجید کی کوئی آیت پڑھتے تو سننے میں آپ کا کیا بگڑتا تھا آپ نے فرمایا کہ مجھے خوف ہوا کہ وہ آیت کریمہ پڑھ کر اس کے معنیٰ میں کچھ تحریف کریں پھر وہی میرے دل میں جم جائے۔" (اور معاذ اللہ تعالیٰ میرا عقیدہ بگڑ جائے)

مسلمانو! یہ عبرت کا مقام ہے کہ جب سیدنا محمد بن سیرین جیسا علوم دینیہ کا امام اپنے دین وایمان کی حفاظت کی خاطر بدمذہب مسلمان کی زبان سے قرآن وحدیث سننے کے لیے تیار نہیں تو تمہارے لیے یہ کیونکر جائز ہوسکتا ہے کہ تم عہد حاضر کے بدمذہبوں، مرتدوں، گمراہوں مثلاً ندویوں، مودودیوں، وہابیوں، دیوبندیوں، غیر مقلدوں، رافضیوں، چکڑالویوں، نیچریوں، قادیانیوں کی کتابیں پڑھو ان کے لکچر سنو کیا تمہارا دین وایمان سیدنا امام محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دین وایمان سے زیادہ محفوظ ہے۔

اسی مسند دارمی شریف میں ہے:

ان رجلا من اهل الاهواء قال لایوب یاابابکر اسئلك عن كلمة (قال

الراوی)فولی وھو یشیر باصبعه ولا نصف کلمة۔"

(ایضا: بحوالہ اربعین شدت صفحہ ۵۲ /)

یعنی: "ایک بدمذہب شخص نے حضرت ایوب سختیانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ میں آپ سے ایک لفظ کے متعلق کچھ پوچھنا چاہتا ہوں آپ فوراً منھ پھیر کر چل پڑے اور انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تمہارا آدھا لفظ بھی سننا نہیں چاہتا۔"

اسی مسند دارمی شریف میں ہے:

ان رجلا سئل سعید بن جبیر عن شئ فلم یجبه فقیل له فقال له از ایشان۔"

(ایضا بحوالہ اربعین شدت صفحہ ۵۲ /)

یعنی: "ایک بدمذہب نے حضرت سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوئی بات پوچھی آپ نے فرمایا یہ آدمی منہم یعنی بدمذہب ہے۔" (اس لئے میں نے خاموشی اختیار کی اور اس سے کلام نہ کیا)

غنیۃ الطالبین شریف میں ہے:

قال فضیل بن عیاض واذا رأیت مبتدعا فی طریق فخذ طریقا آخر۔"

(ایضا: بحوالہ اربعین شدت صفحہ ۵۴ /)

یعنی: "جب تم کسی بدمذہب کو راستے میں آتا دیکھو تو تم دوسری راہ پر ہو جاؤ۔"

صلح کلیت کے فدائی غور کریں کہ ہمارے اسلاف کرام بدمذہبوں کی صحبت اور ان کے ساتھ میل جول رکھنے سے کتنا سخت پرہیز کرتے تھے۔

❁ دارمی نے حضرت ابو قلابہ سے اور حضرت حسن بصری اور حضرت محمد بن سیرین (رضی اللہ عنہم) سے روایت کی کہ ان لوگوں نے کہا:

بدمذہب کے ساتھ نہ بیٹھو" ابو قلابہ نے یہ اضافہ کیا: اور ان لوگوں سے بحث ومباحثہ نہ کرو اس لیے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ جن باتوں کو تم نہیں جانتے اُن سے متعلق تمھیں گمراہ کردیں اور جن کو جانتے ہو اُن سے متعلق شک وشبہ پیدا کردیں۔"

(فتنوں کا ظہور اور اہل حق کا جہاد صفحہ ۱۴۴ /)

امام محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ تو یہ فرمائیں کہ بدمذہبوں کے ساتھ نہ بیٹھو اور ابو قلابہ تو

یہاں تک کہیں کہ ان سے بحث ومباحثہ بھی نہ کرو اس لیے کہ جن باتوں سے تم انجان ہو ان سے متعلق کہیں تمھیں وہ گمراہ نہ کردیں۔کیا اب بھی صلح کلیت پسند گروہ یہی کہے گا کہ یہ تو شدت پسند ہیں۔(معاذ اللہ)

اسی دارمی شریف میں ہے: یہ امام اہل بیت ابوجعفر باقر محمد بن علی بن حسین بن علی (رضی اللہ عنہم) ہیں جو اجلۂ تابعین اور اکابر مشہورین میں سے ہیں۔

فرماتے ہیں: بدمذہبوں کے ساتھ مت بیٹھو۔کیونکہ وہ اللہ کی آیتوں میں بے جا دخل دیتے ہیں اور غلط معنی بیان کرتے ہیں۔"(ایضا)

حضرت امام ابوجعفر باقر محمد بن علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم تو یہ فرمائیں کہ بدمذہب اللہ کی آیتوں میں بے جا دخل دیتے ہیں اور غلط معنیٰ نکالتے ہیں لہٰذا ان کے ساتھ مت بیٹھو۔مگر صلح کلیت پسند ٹولہ کو یہ پسند نہیں۔

مسلمانو! فیصلہ تم ہی کرو کہ بات اہل بیت اطہار کی ماننی ہے یا پھر شر پسند صلح کلیت پسند ٹولہ کی؟ یقیناً محبان اہل بیت اطہار اہل بیت اطہار کی ہی باتوں پر عمل کریں گے نہ کہ صلح کلیت پسند ٹولہ کی۔کنز العمال میں ہے: امام مسلم نے حضرت محمد ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت کی انھوں نے فرمایا: پہلے لوگ استاد کے بارے میں نہیں پوچھتے تھے۔لیکن جب فتنے کا وقوع ہوا تو انھوں نے کہا: آپ لوگ ہم سے اپنے شیوخ کے نام بتائیے کہ اہل سنت کو دیکھ کر ان کی حدیث لی جائے اور اہل بدعت کو دیکھ کر ان کی حدیث نہ لی جائے۔امام مسلم نے ان سے یہ بھی روایت کی کہ انھوں نے فرمایا: یہ علم دین ہے، اس لیے اُس کے بارے میں چھان بین کر لو جس سے اپنا دین حاصل کر رہے ہو، اسے دیلمی نے اور ابو نصر سجزی نے ابانہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً اور ابن عدی نے کامل میں اور حاکم نے اپنی تاریخ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بھی روایت کیا۔"

(ایضا: صفحہ ۱۴۵ / بحوالہ کنز العمال ۱۰ / ۱۴۲ /)

امام مسلم تو امام محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کریں کہ پہلے لوگ استاد کے بارے میں نہیں پوچھتے تھے مگر جب فتنوں کا ظہور ہوا تو امام محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ پہلے لوگوں سے ان کے استادوں کے بارے پوچھتے تھے کہ آپ کے استاد اہل سنت میں سے ہیں یا

پھر اہل بدعت میں سے اگر اہل سنت میں سے ہوتے تو ان کی حدیث لی جاتی ورنہ نہیں امام مسلم انھیں سے یہ بھی روایت کرتے ہیں کہ یہ دین کا علم ہے جس سے اپنا دین حاصل کر رہے ہو پہلے اس کے بارے میں چھان بین کرلو کہ وہ اہل سنت میں سے ہیں یا پھر اہل بدعت میں سے اسے دیلمی نے اور ابونصر سجزی نے ابانہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً اور ابن عدی نے کامل میں اور حاکم نے اپنی تاریخ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بھی روایت کیا-اب صلح کلیت کے شیدائی بتائیں کہ کیا اب حضرت امام محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ پر بھی شدت پسند ہونے کا فتویٰ لگائیں گے-(معاذ اللہ رب العالمین)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور بادشاہِ دہلی

ایک روز بادشاہِ دہلی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اس کی تعظیم فرمائی تھوڑی دیر کے بعد بادشاہ کا وزیر آیا تو اس کی کچھ تعظیم نہ کی پھر بادشاہ کا چوبدار آیا تو اس کی تعظیم فرمائی جب بادشاہ نے وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا تم اولوالامر ہو تمہاری تعظیم لازم ہے اور تمہارا یہ وزیر رافضی ہے لہٰذا قابل تعظیم نہیں اور تمہارا چوبدار حافظ قرآن ہے، اس لیے اس کی بھی تعظیم کی۔

(سوانح اعلیٰ حضرت صفحہ ۱۲۰/)

مشکوٰۃ شریف کی حدیث میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان احب الاعمال الی اللہ تعالیٰ الحب فی اللہ و البغض فی اللہ۔"

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۲۷/)

یعنی: "بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پیارا کام یہ ہے کہ اللہ ہی کے لیے دوستی اور محبت ہو اور اللہ ہی کے لیے دشمنی اور عداوت۔"

مذکورہ بالا حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے محبوں سے محبت رکھنا اور اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں سے بغض رکھنا اور ان سے بیزار رہنا یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت ہی پیارا کام اور پسندیدہ عمل ہے۔ بظاہر الحب فی اللہ والبغض فی اللہ پر عمل کرنا بہت آسان معلوم ہوتا ہے لیکن عمل کرنے والوں سے پوچھئے تو

وہ بتائیں گے کہ سال بسال روزہ رکھنا رات بھر عبادت کرنا دن بھر وظیفہ اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا آسان ہے۔مگر اپنی زندگی کو الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کے سانچے میں ڈھال لینا بہت دشوار ہے چنانچہ آپ کو بڑے بڑے نام نہاد مشائخ وصوفی "عبادت وریاضت" ذکر وفکر تہجد واشراق اور چاشت وغیرہ اعمال میں بہت چاق وچوبند نظر آئیں گے لیکن جب ان کو الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کی کسوٹی پر کس دیا جائے تو صاف معلوم ہو جائے گا کہ یہ نرے دنیادار اور باقی دھونس ہی دھونس ہے۔

یہ بات خوب یاد رکھنے کی ہے کہ الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کے معیار کے مطابق حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت وعقیدت اسی وقت ممکن ہے جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں وہابیوں، دیوبندیوں، چکڑالویوں، نیچریویوں، قادیانیوں اور ندویوں سے نفرت کی جائے انھیں اپنا دشمن قرار دیا جائے۔

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ اپنے مکتوبات جلد اول صفحہ ۳۲۵/ مکتوبات ۳۶۶/ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

محبت خدائے عزوجل ومحبتِ رسول او علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتحیات بے دشمنی او صورت نہ بندد ع تولا بے تبراء نیست ممکن، دریں جا صادق است۔"

یعنی:"اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں سے دشمنی کیے بغیر اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت وجود میں نہیں آتی یہ مثل اس جگہ کے متعلق ہے کہ دوست کے دشمن سے علیحدگی وبیزاری کے بغیر دوست کی محبت ممکن نہیں۔"

اسی طرح اہلِ بیتِ اطہار خصوصاً سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیز مولائے کائنات شیر خدا سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ عقیدت ومحبت اسی وقت کام آئے گا۔

جب خارجیوں، ناصبیوں، یزیدیوں، وہابیوں اور دیوبندیوں سے عداوت رکھی جائے۔ یونہی صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین خصوصاً سیدنا صدیق اکبر سیدنا عمر فاروق اعظم سیدنا عثمان غنی ذی النورین سیدہ طاہرہ عائشہ صدیقہ سیدنا ابوسفیان سیدنا امیر معاویہ وغیرہ رضی اللہ عنہم سے محبت وعقیدت اسی وقت درست مانا جائے گا جب کہ رافضیوں سے نفرت کی جائے انھیں دشمنانِ دین وایمان سمجھا جائے۔اسی طرح ائمۂ اسلام سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ سیدنا امام

شافعی سیدنا امام مالک سیدنا امام احمد بن حنبل سیدنا غوث اعظم شہنشاہِ بغداد، سیدنا خواجہ غریب نواز، سیدنا شہاب الدین سہروردی اور سیدنا بہاء الدین نقشبندی رحمہم اللہ علیہم اجمعین وغیرہ اولیاء کرام سے محبت وعقیدت اس وقت درست مانا جائے گا جب کہ ان کے دشمن غیر مقلد وہابیوں سے نفرت کی جائے۔ ان سے تنکا توڑا الگ رہا جائے یہیں سے یہ بات بھی بالکل واضح ہوگئی کہ اگرچہ عشقِ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا نقارہ پیٹنے والے تو بہت ملیں گے لیکن سچا عاشقِ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) وہی ہے۔ جو ''الحب فی اللہ والبغض فی اللہ'' کے میزان پر پورا اتر آئے۔

صلح کلیت کے متوالے جہاں اسلامی نقوش اور ایمانی آثار مٹانے کی فکر میں ہیں اور اپنے قول وفعل سے الحب فی اللہ والبغض فی اللہ جو اسلام کی بنیادی تعلیم اور صالحین علماء کی روشن سیرت ہے اس کو بالکل مٹا دینا چاہتے ہیں لیکن علماء حقہ ''الحب فی اللہ والبغض فی اللہ'' پر سختی کے ساتھ قائم رہ کر اور خود عمل کر کے اور مسلمانوں سے عمل کرا کے اس بنیادی تعلیم کو زندہ رکھ کر دنیا والوں کو بتاتے رہے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیز صحابۂ عظام اور اولیاء کرام کے دشمنوں سے ایمان والوں کا ہرگز ملاپ نہیں ہوسکتا۔

❁ ایک مرتبہ حضرت ننھے میاں مولانا محمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے عصر کی نماز کے بعد اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی خدمت میں عرض کیا کہ حیدرآباد دکن سے ایک رافضی صرف آپ کی زیارت کے لیے آیا ہے، اور ابھی حاضر خدمت ہوگا۔ تالیف قلب کے لیے اس سے گفتگو کر لیجئے گا۔ دوران گفتگو میں ہی وہ رافضی بھی آ گیا حاضرین مجلس کا بیان ہے کہ اعلی حضرت علیہ الرحمہ اس کی طرف بالکل متوجہ نہ ہوئے۔ یہاں تک کہ ننھے میاں صاحب نے اس کو کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ بیٹھ گیا۔ اعلی حضرت علیہ الرحمہ کے گفتگو نہ فرمانے سے اس کو بھی بولنے کی جرأت نہ ہوئی تھوڑی دیر بیٹھ کر وہ چلا گیا اس کے جانے کے بعد ننھے میاں نے اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمہ) کو سناتے ہوئے کہا کہ اتنی دور سے وہ صرف ملاقات کے لیے آیا تھا اخلاقاً توجہ فرما لینے میں کیا حرج تھا حضور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے جلال کی حالت میں ارشاد فرمایا کہ میرے اکابر پیشواؤں نے مجھے یہی اخلاق بتایا ہے۔ (سوانح اعلیٰ حضرت صفحہ ۱۱۳/)

ایک بار حضرت صدر الا فاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی خدمت میں عرض کیا: کہ حضور کی کتابوں میں وہابیوں، دیوبندیوں، اور غیر مقلدوں کے عقائد باطلہ کا رد ایسے سخت الفاظ میں ہوا کرتا ہے کہ آج کل جو تہذیب کے مدعی ہیں وہ چند سطریں دیکھتے ہی حضور کی کتابوں کو پھینک دیتے ہیں ۔اور کہتے ہیں کہ ان کتابوں میں تو گالیاں بھری ہوئی ہیں اور اس طرح وہ حضور کے دلائل و براہین کو بھی نہیں دیکھتے اور ہدایت سے محروم رہ جاتے ہیں لہٰذا اگر حضور نرمی اور خوش بیانی کے ساتھ وہابیوں دیوبندیوں کا رد فرمائیں تو نئی روشنی کے دلدادہ جو اخلاق وتہذیب والے کہلاتے ہیں وہ بھی حضور کی کتابوں کے مطالعہ سے مشرف ہوں اور حضور کے لاجواب دلائل دیکھ کر ہدایت پائیں۔ حضرت صدر الا فاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ کی یہ گفتگو سن کر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ آبدیدہ ہو گئے۔

اور فرمایا مولانا! تمنا تو یہ تھی کہ احمد رضا کے ہاتھ میں تلوار ہوتی اور احمد رضا کے آقا ومولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والوں کی گردنیں ہوتیں اور اپنے ہاتھ سے ان گستاخوں کا سر قلم کرتا اور اس طرح گستاخی اور توہین کا سدّ باب کرتا۔لیکن تلوار سے کام لینا تو اپنے اختیار میں نہیں ہاں اللہ تعالیٰ نے قلم عطا فرمایا ہے۔تو میں قلم سے سختی اور شدت کے ساتھ ان بے دینوں کا رد اس لیے کرتا ہوں تا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں بدزبانی کرنے والوں کو اپنے خلاف شدید رد دیکھ کر مجھ پر غصہ آجائے پھر جل بھن کر مجھے گالیاں دینے لگیں اور میرے آقا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی شان میں گالیاں بکنا بھول جائیں اس طرح میری اور میرے آباء واجداد کی عزت وآبرو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمتِ جلیل کے لیے سپر ہو جائے۔"

(ایضا: صفحہ ۱۲۳)

آج کل کے نام نہاد جو صلح کلیت کے شیدائی وفدائی ہیں وہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے مذکورہ بالا واقعات پڑھ وسن کر بہت کچھ تلملائیں گے شاید نیند بھی نہ آئے اور خود ساختہ اخلاق و تہذیب کا حوالہ دے کر سادہ لوح مسلمانوں کو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے بدظن کرانے کی ناپاک کوششیں بھی کریں گے اور کرتے بھی رہتے ہیں۔

مگر مسلمانو! یاد رکھنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گستاخان خدا اور رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور بدمذہبوں کے ساتھ وہی سلوک کیا ہے جس کا حکم اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرآن وحدیث میں دیا ہے۔

لہٰذا اے مسلمانو! فیصلہ تمہیں کرنا ہے حکم اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ماننا ہے یا پھر صلح کلیوں کی من گھڑت باتوں پر عمل کرنا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆

☆☆☆

☆☆

☆

تنظیم رضائے مصطفےٰ کا تعارف

تنظیم رضائے مصطفےٰ دکنی ہندوستان کے شہر ناندیڑ کے تعلقہ نائیگاؤں میں واقع ایک ممتاز دینی واقامتی تنظیم ہے جو نظم کے اعتبار سے انفرادی حیثیت کی حامل ہے۔ تنظیم ایسے پسماندہ علاقہ میں فروغ اہلسنت کے لئے سرگرم ہے۔ جہاں مادی وسائل (ذاتی ذریعہ) کے ساتھ تعلیمی وتربیتی انحطاط (کم، تنزل) بھی اپنی انتہا کو پہنچا ہوا ہے۔ علاقے میں ایسی تنظیم کی شدید ترین ضرورت تھی جہاں سے بیک وقت دینی وعصری تعلیم اور اہل سنت کی بہترین نمائندگی کی جاسکے اور قوم کو بدعقیدوں کی بدعقیدگی اور گمراہوں کی گمراہی سے بچایا جاسکے اور احقاق حق اور ابطال باطل کا فریضہ انجام دیا جاسکے، علاقہ کے جید علماء کرام ومفتیان عظام اور قراء وحفاظ حضرات نے اس ضرورت کو احساس کیا اور اللہ تعالی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بے بایاں (بہت زیادہ) فضل واحسان اپنی رات ودن محنتوں و کاوشوں اور اکابرین کی دعاؤں سے تنظیم کا قیام عمل میں آیا۔ تنظیم رضائے مصطفےٰ 2019 عیسوی سے اب تک جہاں آج کی کمر توڑ مہنگائی کے باوجود علم نبوت کی شمعیں روشن کرنے میں مصروف عمل ہے۔ وہاں قرب وجوار کے دین بیزار طبقے کو دین وروحانیت کی طرف راغب کرنے میں بھی نمایاں کردار ادا کر رہی ہے۔ تنظیم رضائے مصطفےٰ کے ماتحت فی الوقت کل ۳۰ شعبہ جات ہیں جن میں سے ۱۵ شعبہ جات مصروف عمل ہیں یعنی ان پر کام چالو ہے۔ انہی ۱۵ شعبہ جات میں سے ایک شعبہ تاج الشریعہ لائبریری بھی ہے۔ لائبریری فی الوقت کرایہ کی عمارت میں ہے جبکہ آمدنی کے ذرائع محدود ہیں۔ گویا یہ سارے مسائل آپ ہی جیسے اہل خیر حضرات کے تعاون سے ہی حل ہوں گے۔ لہذا اہل خیر حضرات سے پرخلوص گذارش ہے کہ بارہ مہینوں کے موقع پر زکوۃ، صدقات، عطیات وغیرہ اپنے اور اپنے پیاروں نیز اپنے مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے تنظیم رضائے مصطفےٰ وتاج الشریعہ لائبریری کا تعاون فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ تنظیم رضائے مصطفےٰ و لائبریری کے لئے دست تعاون دراز کریں۔

تاج الشریعہ لائبریری کے اغراض ومقاصد

تاج الشریعہ لائبریری فی الوقت کرایہ کی عمارت میں خدمات انجام دے رہی ہے عمارت نہ کافی ہونے کی وجہ سے لائبریری کے لئے ایک بڑی زمین لینے کا ارادہ ہے۔ تاج الشریعہ لائبریری کا مذکورہ زمین پر لائبریری کتابوں کے چند محافظ خانوں ایک بڑا حال مطالعہ کے چند مخصوص کمروں اور دفتروں پر مشتمل ایک عظیم الشان عمارت ہوگی۔ دینی لٹریچر کتابوں کی مفت تقسیم، غریب بچوں کی تعلیم کا بندوبست، دینی اجلاس کا وقتاً فوقتاً انعقاد اور عربی واردو مکتب (کوچنگ) کا اہتمام۔ تاج الشریعہ لائبریری کے مذکورہ اغراض ومقاصد کے لئے بڑی رقم کی ضرورت ہے جبکہ آمدنی کے ذرائع محدود ہیں۔ گویا سارے مسائل آپ ہی جیسے اہل خیر حضرات کے تعاون سے حل ہوں گے۔ اس لیے آپ اہل خیر حضرات سے پرخلوص گذارش ہے کہ لائبریری کے لئے دست تعاون دراز کریں۔ اور ثواب دارین حاصل کریں۔

تاج الشریعہ لائبریری کی کتابیں

تاج الشریعہ لائبریری میں درسی وغیر درسی کتابیں مختلف علوم وفنون تفاسیر، احادیث، فقہی، فتاوی، سیر اور تواریخ وغیرہ کی تقریبا 1000 ہزار کتابیں جو عربی، فارسی، اردو، ہندی اور انگلش زبانوں میں موجود ہیں۔ علماء کرام ومفتیان عظام اور قراء وحفاظ حضرات اس لائبریری کے ذریعہ تقریری، تحریری، ادبی وغیرہ سرگرمیوں میں معاون کتب ورسائل کا مطالعہ کرتے ہیں اور عوام اہلسنت بھی اس لائبریری سے استفادہ حاصل کرتے ہیں۔ لائبریری میں بہت ساری نادر ونایاب کتابیں یکجا کیجا چکی ہیں۔ ہر چند کوشش کے باوجود ابھی بھی لائبرپری میں بہت ساری کتابوں کی کمی ہے۔ درسیات وغیر درسیات دیگر مذہبی معلومات کے لئے سیر تواریخ کی کتابوں کی سخت ضرورت ہے۔ اہل خیر حضرات سے گذارش ہے کہ ہماری تاج الشریعہ لائبریری کے لیے مذہبی، درسی وغیر درسی کتابیں وقف فرما کر صدقہ جاریہ کے مستحق بنیں۔

تنظیم رضائے مصطفےٰ کے شعبہ جات

تنظیم رضائے مصطفےٰ کے ماتحت فی الوقت کل ۳۰ شعبہ جات ہیں جن میں سے ۱۵ شعبہ جات مصروف عمل ہیں یعنی ان پر کام چالو ہے۔ باقی تقریبا ۱۶ سے ۳۰ شعبہ جات پر کام تنظیم رضائے مصطفےٰ کو ترقی ملنے پر منحصر ہے۔

۱) شعبۂ شرعی مسائل ۲) شعبۂ مضمون نگاری ۳) شعبۂ نشر واشاعت ۴) شعبۂ اصلاح معاشرہ ۵) شعبۂ شادی (پیام) سنٹر ۶) شعبۂ رد بد مذہب وگمراہ وغیرھم ۷) شعبۂ دعوت وتبلیغ (۸) شعبۂ تالیف وتحقیق اور ترجمہ (۹) شعبۂ تعلیم بالغان (۱۰) شعبۂ تعلیم اطفال (۱۱) شعبۂ تجوید قرآن (۱۲) شعبۂ تاج الشریعہ لائبریری (۱۳) شعبۂ حمد ونعت اور منقبت وغیرہ (۱۴) شعبۂ سچی حکایات (۱۵) شعبۂ روحانی علاج (۱۶) شعبۂ طبی علاج (۱۷) شعبۂ درس قرآن (۱۸) شعبۂ درس حدیث (۱۹) شعبۂ فنون خطابت وخطاطی وغیرہ (۲۰) شعبۂ نقل نویسی (۲۱) شعبۂ مدارس (۲۲) شعبۂ مکاتب (۲۳) شعبۂ ائمہ کرام (۲۴) شعبۂ سمر کلاسیز (۲۵) شعبۂ تربیت حج وعمرہ (۲۶) شعبۂ صحافت (۲۷) شعبۂ دیہات (۲۸) شعبۂ شہر (۲۹) شعبۂ اوقاف وآثار قدیمہ (۳۰) شعبۂ سماجی خدمات

تعاون کے نمایاں طریقے

۱) صدقہ وخیرات، امداد وزکوۃ اور چرم قربانی ودیگر مصارف کی رقم لائبریری میں دیجیئے۔ ۲) اپنی کوئی جائداد لائبریری کے لئے وقف کیجیئے۔ ۳) لائبریری سے چھپنے والی کتابوں میں حصہ لیں۔ ۴) ماہانہ یا سالانہ ممبر شپ بنے یا بنوائے۔ ۵) لائبریری میں کوئی کمرہ اپنے یا اپنے مرحومین کے نام سے تعمیر کرادیجئے۔ ۶) قرآن، حدیث وکتب فقہ اور درسی وغیر درسی کتابیں وقف کیجیئے یا کرائیں۔ ۷) اپنے رشتہ دار، احباب میں لائبریری کا تعارف کرائیں۔

۸) لائبریری کے ماتحت کام کرنے والے اساتذہ میں سے کسی ایک استاذ کی ماہانہ تنخواہ کا انتظام کریں یا کرائیں۔ ۹) لائبریری کے سالانہ اجلاس میں مدد کریں۔

کتاب دینے یا دلوانے کی اہمیت

کتاب دینے یا دلوانے کی اہمیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حدیث مبارکہ سے اخذ کی جاسکتی ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ انسان کے لئے اس کی موت کے بعد بھی سات اعمال کا اجر جاری رہتا ہے (۱) کسی کو علم سکھایا (۲) نہر کھدوا کر جاری کروائی (۳) پانی کا کنواں بنوایا لوگوں کے لئے (۴) درخت لگوایا (۵) مسجد بنوائی (۶) قرآن مجید کو میراث بنایا (۷) اپنے پیچھے نیک اولاد چھوڑی جو اس کی وفات کے بعد اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہے۔ (الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۶۷، صحیح الترغیب ص ۶۷، شعیب الایمان ج ۳ ص ۱۲۱۶)

مزید معلومات کے لئے اس نمبر 8390418344 پر رابطہ کریں۔ اسی نمبر پر goole pay/phone pay aur paytm ہے۔